Postal Reg. No. PB\0258\2002

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہٗ و نصلّی علٰی رسولہ الکریم   وعلٰی عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَ کُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 51

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

ہفت روزہ

بدر

قادیان

The Weekly BADR Qadian

شمارہ 46

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ £ یا
40 امریکن ڈالر
بذریعہ بحری ڈاک
10 پونڈ £

7 رمضان 1423 ہجری 13 نبوت 1381 ہش 13 نومبر 2002ء

ذکر الٰہی اور دعا کی اہمیت

☆عَنْ جَابِرٍؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: اَفْضَلُ الذِّکْرِ: لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَفْضَلُ الدُّعَآءِ: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب دعوۃ المسلم مستجابۃ)

ترجمہ:۔حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بہترین ذکر کلمۂ توحید ہے یعنی اس بات کا اقرار کرنا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بہترین دعا الحمدللہ ہے۔

صدقۃ الفطر ہر مسلمان پر فرض قرار دیا گیا ہے۔نماز عید کی طرف نکلنے سے پہلے ادا کیا جائے۔

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم:

☆ عَنِ ابْنِ عُمَرَؓ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَکٰوۃَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْصَاعًا مِّنْ شَعِیْرٍ عَلَی الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّکَرِ وَالْاُنْثٰی وَ الصَّغِیْرِ وَالْکَبِیْرِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَاَمَرَ بِھَا اَنْ تُؤَدّٰی قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَی الصَّلٰوۃِ۔ (متفق علیہ)

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کھجوروں اور جو کا ایک صاع صدقۂ فطر مسلمانوں کے ہر غلام، آزاد، مرد، عورت چھوٹے اور بڑے پر فرض قرار دیا ہے اور حکم دیا ہے کہ نماز عید کی طرف نکلنے سے پہلے پہلے اسے ادا کر دیا جائے۔

☆ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیؓ قَالَ کُنَّا نُخْرِجُ زَکٰوۃَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِیْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ اَقِطٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِیْبٍ۔ (متفق علیہ)

ابو سعیدؓ خدری سے روایت ہے کہ ہم صدقہ فطر کا ایک ایک صاع کھانے، جو، کھجور، پنیر اور انگور خشک سے نکالا کرتے تھے۔

☆ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ فِیْ اٰخِرِ رَمَضَانَ اَخْرِجُوْا صَدَقَۃَ صَوْمِکُمْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ھٰذِہِ الصَّدَقَۃَ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ شَعِیْرٍ اَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِّنْ قَمْحٍ عَلٰی کُلِّ حُرٍّ اَوْ مَمْلُوْکٍ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی صَغِیْرٍ اَوْ کَبِیْرٍ۔ (رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤدَ وَ النِّسَآئِیُّ)

ابن عباسؓ سے روایت ہے انہوں نے رمضان کے آخر میں فرمایا اپنے روزوں کا صدقہ نکالو۔رسول اللہ ﷺ نے اس کو فرض کیا ہے۔کھجوروں اور جو میں سے ایک صاع اور گندم کا آدھا صاع ہر آزاد، غلام،، مرد، عورت، چھوٹے، اور بڑے پر لازم ہے۔

☆ وَعَنْہُ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ زَکٰوۃَ الْفِطْرِ طُھْرَ الصِّیَامِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ وَطُعْمَۃً لِّلْمَسَاکِیْنَ۔ (رَوَاہُ اَبُوْدَاؤد)

اسی (حضرت ابن عباسؓ) سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے صدقۂ فطر روزوں کو لغو اور بیہودہ سے پاکیزہ کرنے والا اور مساکین کیلئے کھانے کا باعث بنایا۔

☆ عَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَیْبٍؓ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ بَعَثَ مُنَادِیًا فِیْ فِجَاجِ مَکَّۃَ اَلَا اَنَّ صَدَقَۃَ الْفِطْرِ وَاجِبَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ صَغِیْرٍ اَوْ کَبِیْرٍ مُدَّانِ مِنْ قَمْحٍ اَوْ سِوَاہُ اَوْ صَاعٌ مِّنْ طَعَامٍ۔

(رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

عمروؓ بن شعیب اپنے باپ اور اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے مکہ کی گلیوں میں ایک ندا کرنے والا بھیجا اس نے اعلان کیا کہ صدقہ فطر ہر مسلمان مرد عورت آزاد غلام چھوٹے بڑے پر فرض ہے۔گیہوں یا اس کے سواے دو مد یا طعام سے ایک صاع ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے

حضور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی | حضور سہارے سے گھر میں ٹہلتے ہیں | آپریشن کے بعد حضور کمزوری محسوس فرما رہے ہیں

قادیان 9 نومبر شام چھ بجے (M.T.A) سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 8-7 نومبر کی درمیانی رات آرام سے گزاری۔حضور کے دل کی کیفیت بلڈ پریشر اور بلڈ شوگر نارمل ہیں۔کمزوری بہت زیادہ ہے۔اور حضور بھی آپریشن کے بعد کمزوری محسوس فرما رہے ہیں۔ڈاکٹروں کی رائے میں یہ کمزوری آہستہ آہستہ ہی جائے گی۔ڈاکٹروں نے ہاتھ پاؤں کی ورزش بتائی ہے۔جو حضور گھر میں کر رہے ہیں۔اور سہارے سے ہی گھر میں ٹہلتے ہیں۔

احباب جماعت رمضان کے اس مقدس مہینے میں اپنے جان، ودل سے ہمارے آقا کی صحت وسلامتی وکامل شفایابی کیلئے دعاؤں، نوافل اور صدقات کا سلسلہ جاری رکھیں۔اللہ تعالیٰ حضور پرنور کو کام کرنے والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔اور تمام احمدیوں کی آنکھیں حضور کی کامل صحت سے ٹھنڈی کرے۔آمین۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ النَّاسِ اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَائُکَ شِفَاءً لَّا یُغَادِرُ سَقَمًا اَللّٰھُمَّ اِشْفِ عَبْدَکَ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ شِفَاءً کَامِلًا عَاجِلًا لَّا یُغَادِرُ سَقَمًا

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان::

روزہ اور خدمت انسانیت!

روزے کے منجملہ مقاصد میں سے ایک بڑا مقصد جو قرآن و حدیث سے ثابت ہوتا ہے وہ روزے کی پریکٹس کے ذریعہ انسانوں کی خدمت بھی ہے۔ روزہ انسان کو بھوک کے وقت ہونے والی کیفیت کا عملی سبق دیتا ہے ـــــ نہ صرف ایک دن بلکہ لگا تار تیس دن۔ اور ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ بھوک اور پیاس کے وقت نہ صرف انسانوں کی بلکہ اللہ کی تمام مخلوق کی کیا حالت ہوتی ہوگی۔ بالخصوص اس کا احساس روزے کے ابتدائی دنوں میں اور گرمی کے روزوں میں بہت زیادہ ہوتا ہے۔

اسلام نے ایام روزہ میں اس چیز کو صرف احساس تک ہی نہیں رکھا ہے کہ ایک مسلمان روزہ رکھ کر بھوک اور پیاس کی کیفیت کو صرف محسوس کر لے اور بس ـــــ! نہیں بلکہ اس کے کفارہ کے طور پر رمضان میں ان لوگوں کے لئے جو روزہ نہیں رکھ سکتے فدیۃ الصیام، اور جو روزہ رکھتے ہیں یا نہیں رکھتے سب کے لئے صدقۃ الفطر کو لازمی قرار دیا ہے۔ بلکہ بعض مفسرین کرام جن میں سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اور ہمارے موجودہ امام بھی شامل ہیں روزہ داروں کو بھی فدیۃ الصیام کی ادائیگی کی تحریک فرماتے ہیں۔ بہر حال روزے کے ایام میں محسوس ہونے والی بھوک اور پیاس کو اسلام نے فدیۃ الصیام اور صدقۃ الفطر سے بھر دیا ہے۔ اور صدقۃ الفطر کو اس قدر لازمی قرار دیا ہے کہ عید الفطر سے قبل پیدا ہونے والے بچوں اور ملازمین کی طرف سے بھی اسے ادا کرنے کی تاکید ہے۔ پس روزے کا خلاصہ یہ نکلا کہ خود بھوکے رہ کر بنی نوع انسان کی بھوک کو مٹانا اور ان کے لئے راحت کے سامان مہیا کرنا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مبارک مہینے کا نام شَھْرُ الْمُؤَاسَاۃ یعنی ہمدردی و غمخواری کا مہینہ بھی رکھا ہے فرمایا:-

وھو شَھْرُ الصَّبْرِ ثوابُہٗ الْجنّۃ وشَھْرُ الْمُؤاساۃ وشَھْرٌ یُزَادُ فیہ رزقُ الْمُؤمن (مشکوۃ)

یعنی رمضان صبر کا مہینہ ہے جو انسان کو روزے کی حالت میں ہر طرح کے صبر کی تلقین کرتا ہے اور اس کا عملی سبق دیتا ہے۔ اور پھر یہ ہمدردی اور غمخواری کا مہینہ ہے اس مہینہ میں مؤمنین کا رزق بڑھایا جاتا ہے۔

ایک حدیث مبارک میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حد درجہ سخی تھے۔ غرباء پر کثرت سے صدقہ و خیرات کیا کرتے تھے لیکن جب رمضان کا مہینہ آتا تھا تو آپ صدقہ و خیرات میں تیز آندھی کی طرح ہو جاتے تھے۔ جس طرح تیز آندھی کے سامنے کوئی چیز روک نہیں بن سکتی اسی طرح آپ کے صدقہ و خیرات اور غرباء پروری میں کوئی چیز روک نہیں بنتی تھی۔

خدمت انسانیت کے اعتبار سے رمضان کے مہینے کا تعلق ایک تو صدقہ و خیرات سے ہے دوسرے اس مہینے میں روزہ دار کو انسانوں کی خدمت کے اور بھی بہت سے اسباق دیئے جاتے ہیں جن میں ایک تو یہ ہے کہ وہ گالی نہیں دے گا یعنی اپنی زبان سے کسی کو تکلیف نہیں پہنچائے گا دوسرے یہ کہ کسی سے لڑائی جھگڑا نہیں کرے گا گویا ایک مؤمن روزہ دار کو یہ تلقین ہے کہ وہ اپنی زبان اور ہاتھ سے بھی دوسرے انسان کو تکلیف نہیں پہنچائے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:-

الصِّیامُ جُنَّۃٌ فاذا کان یومُ صومِ احدکُمْ فلا یرْفُثْ ولا یصْخبْ فاِنْ سابَّہٗ احدٌ اوْ قاتلہٗ فلْیقلْ: انِّیْ صائمٌ (بخاری)

یعنی جب کوئی تم میں سے روزے سے ہو تو وہ بیہودہ باتیں نہ کرے اور نہ گالی گلوچ اور جھگڑا کرے یعنی اپنی زبان اور ہاتھ سے کسی انسان کو کوئی تکلیف نہ پہنچائے اور اگر کوئی دوسرا ایسا کرے تو اس کو کہہ دے کہ میں تو روزہ دار ہوں اور روزہ دار کو اپنی زبان اور ہاتھ کے شر سے دوسروں کی حفاظت کرنے کی تعلیم ہے۔

زبان ایک ایسی چیز ہے کہ اس کے ذریعہ دوسرے انسان کو پہنچائی جانے والی تکلیف کا زخم بہت گہرا ہوتا ہے علاوہ اس کے اس زبان کے ذریعہ انسان جھوٹ بول کر یا جھوٹی بات پر عمل کر کے بھی دوسرے انسان کو تکلیف دیتا ہے اور اس کا حق مارتا ہے۔ چنانچہ روزے دار کو یہ بھی تعلیم ہے کہ اگر وہ روزہ کی حالت میں جھوٹ بولتا ہے یا جھوٹی بات پر عمل کرتا ہے تو بے شک وہ روزہ کی حالت میں بھوکا اور پیاسا رہے اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی حاجت نہیں ہے چنانچہ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:-

مَنْ لَمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بہٖ فلیْس لِلّٰہِ حاجۃٌ فی اَنْ یَّدَعَ طعامَہٗ وشرابَہٗ (بخاری)

یعنی جو انسان بحالت روزہ جھوٹ بولتا اور جھوٹی بات پر عمل کرتا ہے (جس میں خیانت، کم تولنا یا قول سدید پر عمل نہ کرنا وغیرہ شامل ہے) تو ایسا انسان چاہے بھوکا پیاسا رہے اللہ کو اس کے روزہ کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔

پس صاف معلوم ہوتا ہے کہ رمضان کا مہینہ دراصل غمخواریٔ انسان اور محبتِ انسان کا مہینہ ہے اور اس کے نتیجہ میں انسان کو تہجد اور ذکر الٰہی نصیب ہوتا ہے اور ایک روزہ دار لقائے الٰہی حاصل کر سکتا ہے ـــــ جی ہاں وہ لقائے الٰہی جس کے متعلق قرآن مجید میں لیلۃ القدر کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں اور جس کے حصول سے انسان کی زندگی کی کایا پلٹ جاتی ہے۔ اور جس کے بعد انسان کی زندگی میں جہنم کے دروازے بند ہو جاتے ہیں اور جنت کے دروازوں میں داخل ہونے کا وہ مستحق بن جاتا ہے۔

لیکن خشک روزہ جس میں لقائے الٰہی کی بناوٹی کوششیں ہوتی ہیں اور جو محبت انسانیت کے راستہ میں داخل ہوئے بغیر مکمل ہوتا ہے وہ ہرگز شب قدر کا مستحق نہیں ہو سکتا جس کے متعلق ارشادِ ربانی ہے کہ وہ "خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَھْرٍ" ہے یعنی اس کی ایک جھلک انسان کی زندگی کے ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ جس انسان کا روزہ خدمت انسانیت میں گزرتا ہے اس کی عید بھی انسانوں کی خدمت سے ہی شروع ہوتی ہے چنانچہ احمدی روزہ داروں کو اور خاص طور پر احمدی امراء کو پیارے آقا سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے کہ وہ اپنی عید کی شروعات بھی غرباء کی خدمت سے کریں اور چن چن کر ایسے لوگوں کو تلاش کریں جن کی عید امراء کی خدمت کے نتیجہ میں خوشیوں سے بھر سکتی ہے۔

خدا کرے کہ ہم کو ایسا رمضان اور ایسی عید بھی نصیب ہو جائے لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ جہاں ہم کوششوں کو بروئے کار لائیں وہیں دعاؤں سے بھی مدد حاصل کریں کیونکہ ان دنوں میں اور دنوں کی نسبت خدا اپنے بندوں کے زیادہ قریب ہوتا ہے۔

(منیر احمد خادم)

حصارِ ذات ہیں اب تک جو یار کی باتیں ❁ گماں سی ہوگئیں جیسے وہ پیار کی باتیں
عجب سرور کے عالم میں روز و شب تھے مرے ❁ کہ اس کی باتیں تھیں گویا خمار کی باتیں
وہ گل فشانیاں اس کی کہ ایسا لگتا تھا ❁ فلک سے اتریں زمیں پر بہار کی باتیں
خفا ہوا جو کبھی وہ تو کس محبت سے ❁ نظر میں بھر کے دعا و دُلار کی باتیں
اسی کے رُو برو ہر درد تھا مرا گویا ❁ وہ جانتا تھا دلِ تار تار کی باتیں
بسا ہوا ہے چراغاں میرے تصور میں ❁ دیئے کی لَو سی لبِ غم گسار کی باتیں
اسے معلوم ہے جھپکے گی چشم وا نہ کبھی ❁ عیاں ہیں اس پہ میرے انتظار کی باتیں
میرے سجود ہیں اب وقف اس دعا کیلئے ❁ خدایا! پھر ذرا وہ ایک بار کی باتیں

......﴿سید نصیر احمد صدف برمنگھم﴾

رمضان المبارک میں
اسیران راہ مولیٰ کیلئے دعا کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

" اب رمضان آنے والا ہے، اپنی راتوں کو ایسے اسیران راہ مولا کے لئے گریہ وزاری کے ساتھ ایک واویلے میں تبدیل کر دیں۔ شور مچا دیں، ایسا شور آپ کے دل سے اٹھے کہ اس شور سے ناممکن ہے کہ خدا کی تقدیر حرکت میں نہ آئے۔ میں امید تو یہ رکھتا ہوں کہ وہ تقدیر حرکت میں آ رہی ہے، آچکی ہے، مگر جس نہج پہ چل رہی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان بد بختوں کی پکڑ کا وقت آ گیا ہے۔ جنہوں نے اس طرح معصوموں کے گھر برباد کئے ہیں، ان کی زندگیاں برباد کرنے کی کوشش کی ہے، ان کی زندگیاں لازماً برباد کی جائیں گی۔ یہ ہو نہیں سکتا کہ وہ چین کے ساتھ اس دنیا سے رخصت ہوں اور جتنا ان کا موت کا وقت قریب آئے گا اتنا ہی زیادہ ان کے دل میں آگ لگتی چلی جائے گی اور بھڑکتی چلی جائے گی"۔

(خطبہ جمعہ ۱۱/دسمبر ۱۹۹۸ء)

قادیان دار الامان میں رمضان المبارک کے لیل و نہار

اللہ تعالیٰ کے فضل سے 7 نومبر سے رمضان المبارک کا مہینہ شروع ہو چکا ہے۔ سابقہ روایات کے مطابق ان دنوں قادیان کے لیل و نہار روحانی موسم بہار کا منظر پیش کرتے ہیں۔ اہالیان قادیان باجماعت نمازوں، نوافل اور تلاوت قرآن مجید اور ذکر الٰہی اور صدقات میں مصروف ہیں۔ اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و تندرستی کیلئے خصوصی دعائیں جاری ہیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے سحری میں جگانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ دفاتر، مدارس، مخزن علم، احمدیہ ہسپتال اور ہومیو ڈسپنسری قادیان کے اوقات میں تبدیلی کی گئی ہے۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ رمضان کی برکات سے استفادہ کیا جاسکے۔

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے درس القرآن کی ریکارڈنگ M.T.A سے ہندوستانی وقت کے مطابق 5:30 بجے نشر ہوتی ہے۔ بعد نماز عشاء مرکزی مساجد اور مسجد دار الانوار اور ننگل میں نماز تراویح ادا کی جاتی ہے۔ بعد نماز فجر علماء کرام مساجد میں حدیث کا درس دیتے ہیں۔ مسجد مبارک، بیت الفکر، اور دالان حضرت اماں جانؓ کے علاوہ مسجد اقصیٰ اور ناصر آباد میں پردے کا اہتمام کیا گیا ہے تاکہ مستورات بھرپور استفادہ کر سکیں۔ نماز فجر کے بعد احباب و مستورات دو بجے مزار سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پر دعا کیلئے جاتے ہیں۔

قارئین بدر کو رمضان شریف کی بہت بہت مبارکباد!

خطبہ جمعہ

خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ اسلام کا نور ظاہر ہو اور دنیا کو معلوم ہو جاوے کہ سچا اور کامل مذہب جو انسان کی نجات کا متکفّل ہے وہ صرف اسلام ہے۔

جو صبر کرتا اور بردباری کا نمونہ دکھاتا ھے اس کو ایک نور دیا جاتاھے جس سے اس کی عقل وفکر کی قوتوں میں ایک نئی روشنی پیدا ھوجاتی ھے اور پھر نور سے نور پیدا ھوتاھے

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز - فرمودہ ۲۷ ستمبر ۲۰۰۲ء بمطابق ۲۷ تبوک ۱۳۸۱ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمن الرحيم -

الحمدلله رب العلمين - الرحمن الرحيم - ملك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ﴾- (سورة الصف:۹)

وہ چاہتے ہیں کہ وہ اپنے مونہہ کی پھونکوں سے اللہ کے نور کو بجھادیں حالانکہ اللہ ہر حال میں اپنا نور پورا کرنے والا ہے خواہ کافر ناپسند کریں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیان فرماتے ہیں:

''خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ اسلام کا نور ظاہر ہو اور دنیا کو معلوم ہو جاوے کہ سچا اور کامل مذہب جو انسان کی نجات کا متکفل ہے وہ صرف اسلام ہے۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا: 'بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد'۔

لیکن ان ناعاقبت اندیش نادان دوستوں نے خدا تعالیٰ کے اس سلسلہ کی قدر نہیں کی بلکہ یہ کوشش کرتے ہیں کہ یہ نور نہ چمکے۔ یہ اس کو چھپانے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر وہ یاد رکھیں کہ خدا تعالیٰ وعدہ کر چکا ہے۔ ﴿وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ﴾۔ (ملفوظات جلد دوم (طبع جدید) صفحہ ۱۳۱، ۱۳۲)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''کیا تمہیں اس خدا سے کچھ بھی شرم نہیں آتی جس نے تمہاری تیرھویں صدی کے غم اور صدمے دیکھ کر چودھویں صدی کے آتے ہی تمہاری تائید کی؟ کیا ضرور نہ تھا کہ خدا کے وعدے عین وقت میں پورے ہوتے؟ بتلاؤ کہ ان سب نشانوں کو دیکھ کر پھر تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ کس چیز نے تمہارے دلوں پر مہر لگا دی؟ اے کج دل قوم خدا تیری ہر ایک تسلی کر سکتا ہے اگر تیرے دل میں صفائی ہو۔ خدا تجھے کھینچ سکتا ہے اگر تو کھینچے جانے کے لئے تیار ہو۔ دیکھو یہ کیسا وقت ہے، کیسی ضرورتیں ہیں جو اسلام کو پیش آ گئیں۔ کیا تمہارا دل گواہی نہیں دیتا کہ یہ وقت خدا کے رحم کا وقت ہے؟ آسمان پر بنی آدم کی ہدایت کے لئے ایک جوش ہے اور توحید کا مقدمہ حضرت احدیت کی پیشی میں ہے مگر اس زمانہ کے اندھے اب تک بےخبر ہیں۔ آسمانی سلسلہ کی ان کی نظر میں کچھ بھی عزت نہیں۔ کاش ان کی آنکھیں کھلیں اور دیکھیں کہ کس کس قسم کے نشان اتر رہے ہیں۔ اور آسمانی تائید ہو رہی ہے اور نور پھیلایا جاتا ہے۔ مبارک وہ جو اس کو پاتے ہیں''۔ (مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ ۴۳۶، ۴۳۷)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''میں ہی مسیح ہوں اور برکات میں چلا پھرتا ہوں اور ہر روز برکات اور نشانات میں اضافہ ہوتا رہتا ہے اور نور میرے دروازے پر چمکتا ہے اور ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ بادشاہ میرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے اور یہ زمانہ اب قریب ہی ہے اور خدائے قادر سے یہ بات عجیب نہیں''۔

(ترجمہ از مرتب، مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ ۳۰۹، ۳۱۰)

عربی منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

اور میرا خدا جانتا ہے کہ شریر اور مفتری کون ہے اور کون وہ ہے جو اس کے نزدیک نیک اور پاک ہے۔ کیا تو اس نور کو بجھانا چاہتا ہے جس کو ظاہر کرنے کا ارادہ کیا گیا ہے۔ دونوں جہانوں میں بدبختی تیرا مقدر ہے اور نور (تو بہر حال) ظاہر ہو کر رہے گا۔ تم ہماری ذلت چاہتے ہو اور ہم تمہاری ذلت۔ اور نافذ ہونے والا حکم اللہ ہی کے لئے ہے۔ وہ عنقریب فیصلہ کر دے گا۔ پس ایسی بحث کو چھوڑ دے جس میں جھوٹ ہے۔ اور نور دل کے ساتھ ہماری باتوں میں غور کر۔ دنیا میں بزرگی ہمیں دی گئی ہے جبکہ تُو ذلت میں ہے۔ اور ہر ایک راستباز انجام کار غالب کیا جاتا ہے۔ (اعجاز احمدی)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''یہ مجھے گالیاں دیتے ہیں لیکن میں ان کی گالیوں کی پرواہ نہیں کرتا اور نہ ان پر افسوس کرتا ہوں، کیونکہ وہ اس مقابلہ سے عاجز آ گئے ہیں اور اپنی عاجزی اور فرومائیگی کو بجز اس کے نہیں چھپا سکتے کہ گالیاں دیں، کفر کے فتوے لگائیں، جھوٹے مقدمات بنائیں اور قسم قسم کے افتراء اور بہتان لگائیں۔ وہ اپنی ساری طاقتوں کو کام میں لا کر میرا مقابلہ کر لیں اور دیکھ لیں کہ آخری فیصلہ کس کے حق میں ہوتا ہے۔ میں ان کی گالیوں کی اگر پرواہ کروں تو وہ اصل کام جو خدا تعالیٰ نے مجھے سپرد کیا ہے رہ جاتا ہے۔ اس لئے جہاں میں ان کی گالیوں کی پرواہ نہیں کرتا میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ ان کو مناسب ہے کہ ان کی گالیاں سن کر برداشت کریں اور ہرگز ہرگز گالی کا جواب گالی سے نہ دیں۔ کیونکہ اس طرح پر برکت جاتی رہتی ہے۔ وہ صبر اور برداشت کا نمونہ ظاہر کریں اور اپنے اخلاق دکھائیں۔

یقیناً یاد رکھو کہ عقل اور جوش میں خطرناک دشمنی ہے۔ جب جوش اور غصہ آتا ہے تو عقل قائم نہیں رہ سکتی۔ لیکن جو صبر کرتا اور بردباری کا نمونہ دکھاتا ہے اس کو ایک نور دیا جاتا ہے جس سے اس کی عقل و فکر کی قوتوں میں ایک نئی روشنی پیدا ہو جاتی ہے اور پھر نور سے نور پیدا ہوتا ہے۔ غصہ اور جوش کی حالت میں چونکہ دل و دماغ تاریک ہوتے ہیں اس لئے پھر تاریکی سے تاریکی پیدا ہوتی ہے''۔ (ملفوظات جلد دوم طبع جدید صفحہ ۱۳۲)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام مزید فرماتے ہیں:

''یہ لوگ یاد رکھیں کہ ان کی عداوت سے اسلام کو کچھ بھی ضرر نہیں پہنچ سکتا۔ کیڑوں کی طرح خود ہی مر جائیں گے مگر اسلام کا نور دن بدن ترقی کرے گا۔ خدا تعالیٰ نے چاہا ہے کہ اسلام کا نور دنیا میں پھیلا دے۔ اسلام کی برکتیں اب ان مگس طینت مولویوں کی بک بک سے رک نہیں سکتیں''۔ (تبلیغ رسالت جلد دوم صفحہ ۹۲)

اکتوبر ۱۹۰۲ء میں آپ کو عربی زبان میں ایک الہام ہوا جس کا اردو ترجمہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے کے الفاظ میں یوں ہے۔ ''دشمن ارادہ کریں گے کہ تیرے نور کو بجھا دیں۔ وہ تیری آبروریزی کرنا چاہیں گے مگر میں تیرے ساتھ اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں گا''۔

(تذکرہ صفحہ ۴۳۱ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

❀❀❀

عراق اور مشرق وسطیٰ کے فکر انگیز حالات کے متعلق حضور انور کا خطبہ جمعہ

آج امنِ عالم کو سب سے بڑا خطرہ عصبیت اور خود غرضی سے ہے جو بد قسمتی سے اس وقت دنیا کے اکثر سیاستدانوں کے دماغوں پر راج کر رہی ہے

جماعت احمدیہ کا فرض ہے کہ وہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم سے دنیا کی سیاست کو روشناس کرائے

میں یقین دلاتا ہوں کہ دنیا کو امن نصیب ہو سکتا ہے لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست شفقت سے یہ امن نصیب ہو سکتا ہے

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 16 نومبر 1990ء بمقام مسجد فضل لندن

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج سے بارہ سال قبل خلیج کی ہولناک جنگ سے قبل اور بعد میں چند بصیرت افروز خطبات جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے اہل مغرب، دنیائے اسلام اور اہل ہند کو چند نصائح فرمائی تھیں جن پر آج بھی اگر عمل ہو تو دنیا جنگ کی تباہ کاریوں سے بچ کر امن و عافیت کے دامن میں آسکتی ہے۔ چونکہ ان دنوں عراق اور امریکہ جنگ کے بادل چھار ہے ہیں لہٰذا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ان خطبات میں سے بعض کو پھر شائع کیا جارہا ہے۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے دنیا کے حکمرانوں کو سمجھ عطا فرمائے کہ وہ جنگ کی تباہیوں سے معصوم عوام کو بچا سکیں۔......☆

تشہد و تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:

آج امن عالم کو سب سے زیادہ خطرہ عصبیت اور خود غرضی سے ہے جو بد قسمتی سے اس وقت دنیا کے اکثر سیاست دانوں کے دماغوں پر راج کر رہی ہیں۔ سیاست دان خواہ مشرق کا ہو یا مغرب کا' سیاہ فام ہو یا سفید فام' بالعموم سیاست کے ساتھ شاطرانہ چالیں اس طرح وابستہ ہو جاتی ہیں کہ اخلاقی قدروں اور سیاست کے اکٹھا چلنے کا سوال نہیں رہتا صرف ایک اسلام ہے جس کی سیاست شاطرانہ چالوں سے پاک ہے۔ اور وہی اسلامی سیاست ہے ورنہ یہ کہہ دینا کہ اسلام ہمارا دین ہے اور ہماری سیاست ہے اور سیاست کی اقدار کو اسلام سے الگ کر دینا یہ ایک غیر حقیقی بات ہے اس میں کوئی سچائی نہیں اسلامی سیاست کا فی الحال دنیا میں کہیں کوئی نمونہ دکھائی نہیں دے رہا خواہ وہ اسلامی ممالک ہوں یا غیر اسلامی ممالک ہوں ہر جگہ سیاست کا ایک ہی رنگ ڈھنگ ہے اور سیاست پر خود غرضی حکومت کر رہی ہے۔ اصولوں سے الگ عصبیتیں وہاں حکومت کر رہی ہیں۔ پس دنیا کو سب سے بڑا خطرہ عصبیت سے اور خود غرضی سے لاحق ہے۔ جب روس اور امریکہ کے درمیان یہ صلح کا انقلابی دور شروع ہوا تو دنیا کے سیاست دانوں نے بڑی امید سے مستقبل کی طرف نظریں اٹھائیں اور یہ کہنا شروع کیا کہ اب امن کا ایک نیا دور شروع ہو گیا ہے حالانکہ یہ محض خوابوں میں اور جاہلانہ خوابوں میں بسنے والی بات ہے۔ ان نئے انقلابی حالات کے نتیجے میں کچھ فائدے بھی پہنچے ہیں لیکن کچھ نقصانات بھی ہوئے ہیں اور ان نقصانات میں سے سب سے بڑا نقصان یہ ہے کہ مشرق اور مغرب کی نظریاتی تقسیم کے نتیجے میں جو عصبیتیں پہلے دبی ہوئی تھیں وہ اب ابھر کر سامنے آگئی ہیں اور دن بدن زیادہ ابھر کر مختلف علاقوں میں کئی قسم کے خطرات پیدا کرنے والی ہیں۔ جب بہت بڑے بڑے خطرات درپیش ہوں۔ جب دنیا دو بڑے حصوں میں منقسم ہو تو بہت سے چھوٹے چھوٹے خطرات ان خطرات کے سائے میں نظر سے غائب ہو جایا کرتے ہیں یا بعض دفعہ دب جاتے ہیں' ایسا ہی بیماریوں کا حال ہے بعض دفعہ ایک بڑی بیماری لاحق ہو جائے تو چھوٹی چھوٹی بیماریاں پھر ایسے انسان کو لاحق نہیں ہوتیں اور جسم کی توجہ اس بڑی بیماری کی طرف ہی رہتی ہے۔

پس بنی نوع انسان کے لئے جو خطرات اب ابھرے ہیں وہ اتنے وسیع ہیں اور اتنے بھیانک ہیں کہ جب تک ہم ان کا گہرا تجزیہ کر کے ان کے خلاف آج ہی سے جہاد نہ شروع کریں اس وقت تک یہ خیال کر لینا کہ ہم امن کے اس دور میں' امن کے گہوارے میں منتقل ہو رہے ہیں یہ درست نہیں ہے بلکہ آنکھیں بند کر کے خطرات کی آگ میں چھلانگ لگانے والی بات ہو گی۔ میں چند مثالیں آپ کے سامنے رکھنی چاہتا ہوں تا کہ تمام دنیا میں جماعت احمدیہ' خصوصیت کے ساتھ ہر ملک میں جہاں بھی جماعت احمدیہ موجود ہے اس کے دانشوروں تک یہ پیغامات پہنچائیں۔ انہیں سمجھانے کی کوشش کریں اور ان پر جہاں تک ممکن ہے اخلاقی دباؤ ڈالیں کہ وہ اپنے اپنے ملکوں میں ان خطرات کے خلاف آوازیں بلند کریں اور اپنی اپنی رائے عامہ کو علمی روشنی عطا کریں اور ان کو بتائیں کہ دنیا کو اس وقت کیا کیا خطرات درپیش ہیں۔ آج اگر توجہ نہ کی گئی تو کل بہت دیر ہو جائے گی۔

عراق و کویت کے جھگڑے میں جو بات کھل کر سامنے آئی وہ یہ نہیں تھی کہ ایک ظلم کے خلاف ساری دنیا متحد ہو گئی ہے۔ اس حقیقت کو اس طرح دنیا کے سامنے پیش کیا جا رہا ہے کہ دیکھو روس اور امریکہ کی صلح کے نتیجے میں یا ان دو بلاکس کے قریب آنے کے نتیجے میں اب ساری دنیا خطرات کا نوٹس لے رہی ہے اور امن عامہ کو جہاں بھی خطرہ درپیش ہو گا وہاں سب دنیا اکٹھی ہو کر اس خطرے کے مقابلے پر متحد ہو جائے گی' یہ بات درست نہیں ہے۔ میں خطرات کی بعض مثالیں آپ کے سامنے رکھوں گا جو اس سے بہت زیادہ بھیانک خطرات ہیں جو عراق کی صورت حال سے دنیا کے سامنے آئے ہیں اور ان سے نہ صرف آنکھیں بند کی جا رہی ہیں بلکہ لمبے عرصے سے آنکھیں بند کی گئی ہیں اور آئندہ بھی کی جائیں گی یہاں تک کہ بعض قوموں کے خود غرضی کے مفادات ان خطرات کی طرف انہیں متوجہ ہونے پر مجبور کریں۔

قومی اور نسلی خطرات اور لسانی اختلافات کے خطرات اور مذہبی اختلافات کے خطرات اور تاریخی جھگڑوں کے خطرات یہ اور اس قسم کی بہت سی قسمیں ہیں جن میں ہم خطرات کو تقسیم کر سکتے ہیں اور ان کی مثالیں جب سامنے رکھتے ہیں تو ایک انسان حیران رہ جاتا ہے کہ کتنے بڑے آتش فشاں مادے ہیں' کتنے بھیانک آتش فشاں مادے ہیں جو ساری دنیا میں جگہ جگہ دبے پڑے ہیں اور کسی وقت بھی ان کو چھیڑا جا سکتا ہے۔ چند مثالیں میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

مذہبی سیاسی خطرات میں سے ہندوستان کی مثال آپ کے سامنے ہے۔ وہاں پہلے سکھ قوم نے اپنے مذہب کی بناء پر ایک قومی تشخص اختیار کرتے ہوئے ہندوستان کی دیگر قوموں سے علیحدگی کا مطالبہ کیا۔ یہ مطالبہ پاکستان کے تصور سے کچھ ملتا جلتا مطالبہ ہے لیکن خالصتہً سیاسی مطالبہ نہیں تھا بلکہ مذہب اور سیاست نے مل کر ایک عصبیت کو پیدا کیا اور اس عصبیت کے نتیجے میں باقی قوموں سے اس ملک میں علیحدگی کا ایک رجحان پیدا ہوا۔ اس کے برعکس اس کو دبانے کے لئے بھی عصبیتیں ابھری ہیں اور اس جھگڑے میں دونوں طرف سے کسی نے بھی نہ یہ مطالبہ کیا ہے کہ آپس میں مل بیٹھ کر انصاف کے تقاضوں کے مطابق ان جھگڑوں کو طے کریں اور یہ دیکھیں کہ کس حد تک انصاف اور حسن سلوک کے نظریے کے تابع یہ معاملات طے ہونے چاہئیں اور خطرات اگر سکھوں کو درپیش ہیں تو ان کا ازالہ ہونا چاہئے لیکن دونوں طرف سے یہی آواز بلند کی جا رہی ہے کہ سکھ کہتے ہیں کہ ہندوستان کے ساتھ رہنا ہمارے لئے خطرہ ہے۔ ہمارے مذہبی قومی تشخص کو ہندوستان کے ساتھ رہنا ہمیشہ کے لئے مٹا دے گا اور ہندوستان کی طرف سے یہ کہا جا رہا ہے کہ اس آواز کو اگر ہم نے تسلیم کر لیا تو ہندوستان پھر اس طرح ٹکڑوں میں

تقسیم ہونا شروع ہو جائے گا کہ اس کو پھر روکا نہیں جا سکتا۔ دونوں آوازوں میں بڑا وزن معلوم ہوتا ہے لیکن جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے اگر آخری وجہ تلاش کی جائے تو آپ کو معلوم ہو گا کہ دونوں طرف خود غرضیاں بھی ہیں اور دونوں طرف عصبیتیں بھی ہیں۔ ہندوستان نے تقسیم ہند کے بعد چھوٹی قوموں سے جو سلوک کیا ہے اس میں عصبیتوں نے بہت کام دکھائے ہیں، بہت کردار ادا کیا ہے۔ ہندو بھاری اکثریت ہے اور باوجود اس کے کہ ہندوستان کی ریاست مذہبی نقطہ نگاہ پر قائم نہیں ہوئی ہے لیکن ہندو نے ایک قومیت اختیار کر لی ہے اور اپنی کثرت اور اکثریت کی بناء پر جو قوت ہند کے ہاتھ میں ہے اس قوت میں باقی چھوٹی قومیں شریک نہیں رہیں اور فیصلے کی تمام تر طاقتیں ہندوؤں کے ہاتھ میں رہی ہیں خواہ وہ اپنی حکومت کو سیکولر کہتے چلے جائیں مگر امر واقعہ یہی ہے اور ہندوؤں ہی میں صرف ہندوؤں کے ہاتھ میں نہیں بلکہ ہندوؤں کے ایک طبقے کے ہاتھ میں رہی ہیں جسے ہم برہمن طبقہ یا اونچی ذات کا طبقہ کہہ سکتے ہیں۔ یہ وہ عصبیتیں تھیں جنہوں نے پھر آگے جھگڑوں کو جنم دیا ہے۔ بنیادی طور پر سیاست کار فرما تھی لیکن اس بنیاد کے نیچے حقیقت میں عصبیتیں دبی پڑی تھیں اور ان عصبیتوں نے اس عمارت کو ضرور ٹیڑھا بنانا تھا جو عصبیتوں کے اوپر قائم کی جا رہی تھی۔ پس ہندوستان میں اس وقت ہمیں جو بہت سے خطرات نظر آ رہے ہیں اس کی آخری وجہ عصبیت ہے اور انصاف سے ہٹ کر خود غرضی کے نتیجے میں فیصلے کرنے کا رجحان ہے۔ چنانچہ دیکھیں، اب جو مسلمانوں اور ہندوؤں کے درمیان تفریق ہونی شروع ہوئی ہے اور بہت گہری RIFT پڑ چکی ہے، بہت گہری دراڑیں پڑ گئی ہیں اس کی بناء ہندو کہتے ہیں کہ مسلمانوں کی عصبیت ہے اور مسلمان کہتے ہیں کہ ہندوؤں کی عصبیت ہے۔ اسی طرح لسانی لحاظ سے ہندوستان میں جو خطرات ابھر رہے ہیں ان میں بھی دراصل عصبیتیں کام کر رہی ہیں۔

جنوبی ہندوستان اس احساس محرومی میں مبتلا ہو رہا ہے کہ شمالی ہندوستان کی قومیں جو ہندی زبان سے زیادہ آشنا ہیں یا سنسکرت سے کسی حد تک آشنا ہیں وہ سارے ہندوستان پر حکومت کر رہی ہیں اور ہندوستان میں جو تقریباً ۱۵۰۰ زبانیں بولی جاتی ہیں ان زبانوں سے منسلک قوموں کے ساتھ انصاف نہیں ہو رہا یعنی وہ قومیں جن کی یہ زبانیں ہیں، ان سب کے ساتھ انصاف نہیں ہو رہا تو ہندوستان کی ہر تقسیم کے پیچھے دراصل پس منظر میں عصبیت اور خود غرضی دکھائی دے گی ان کے نام مختلف ہو جائیں گے۔ کہیں لسانی جھگڑے نظر آئیں گے، کہیں مذہبی جھگڑے نظر آئیں گے، کہیں قومی جھگڑے نظر آئیں گے، کہیں ذات پات کے جھگڑے نظر آئیں گے۔ مثلاً چھوٹی ذات کا ہندو جو ہے وہ ہزاروں سال سے اونچی ذات کے ہندو کے مظالم کا نشانہ بنا ہوا ہے اور ان کی چکی کے اندر پسا جا رہا ہے۔ اور اس کو کوئی بھی انسانی شرف نصیب نہیں ہو سکا۔ اس قدر ظالمانہ سلوک ہے یعنی عملاً سلوک کی بات نہیں میں کر رہا، فلسفیاتی اور نظریاتی تفریق ایسی ہے کہ اس کے نتیجے میں یہ قومیں جو ہیں وہ کسی انسانی شرف کی مستحق ہی نہیں ہیں۔ حال ہی میں وی۔ پی سنگھ صاحب کی جو حکومت ٹوٹی ہے اس کے ٹوٹنے کی وجہ حقیقت میں یہی ہے کہ انہوں نے عصبیتوں کے خلاف آواز بلند کی تھی۔ انہوں نے انصاف کے حق میں جھنڈا بلند کیا تھا اور باوجود اس کے کہ خود اونچی قوم سے تعلق رکھتے تھے یعنی راجپوت قوم سے تعلق رکھتے تھے، انہوں نے چھوٹی قوموں کے حقوق دلانے کے لئے ایک عظیم مہم کا آغاز کیا۔ اسی طرح مسلمانوں کے مذہبی تقدس کی حفاظت کی۔ غرضیکہ یہ جو لڑائی ہندوستان میں اب شروع ہوئی ہے اس کے نام آپ کو مختلف دکھائی دیں گے، تفریقیں مختلف نہج کی ہوں گی لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ انصاف کی کمی اور عصبیت کا عروج یہی وہ بنیادی حقیقت ہے جو سارے ہندوستان کے لئے ایک خطرہ بن کر ابھر رہی ہے اور یہ خطرہ دن بدن بڑھتا چلا جا رہا ہے۔

برطانیہ جیسا ملک جو بظاہر بیسویں صدی کے، اب تو اکیسویں صدی شروع ہونے والی ہے، بیسویں صدی کے آخری کنارے پر دنیا کے ممتاز ترقی یافتہ ممالک میں شمار ہوتا ہے، یہاں آج تک عصبیتیں کام کر رہی ہیں اور ان کی سیاست آج بھی عصبیتوں سے آزاد نہیں ہو سکی۔ آئرلینڈ میں مذہبی عصبیت سیاست کے ساتھ مل کر اپنے جوہر دکھا رہی ہے۔ دوسری قوموں کے اوپر حکومت کرنے کا جو تاریخی عمل ہے وہ باوجود اس کے کہ ہمیں رکا ہوا دکھائی دیتا ہے مگر واقعتہً جاری ہے۔ انگریز کی حکومت دنیا سے سمٹ کر بظاہر اب اپنے علاقے میں آ چکی ہے لیکن انگریز کی تجارتی حکومت، انگریز کے سیاسی نفوذ کی حکومت آج بھی سب دنیا میں جگہ جگہ پھیلی پڑی ہے اور یہ عصبیت کہ ہمیں حق ہے کہ ہم دنیا پر راج کریں اور ان کی اقتصادیات پر بھی حکومت کریں، ان کے جغرافیے پر بھی حکومت کریں، ان کے سیاسی جوڑ توڑ پر بھی حکومت کریں اور ان کو اپنی خارجہ پالیسی پر آخری اور مکمل اختیار نہ ہو بلکہ عملاً ہم ان کی خارجہ پالیسی طے کرنے والے ہوں خواہ بظاہر دنیا ہمارے اور ان کے درمیان اس کے اندر کوئی رشتہ نہ دیکھے لیکن

> **آج امن عالم کو سب سے زیادہ خطرہ عصبیت اور خود غرضی سے ھے جو بد قسمتی سے اس وقت دنیا کے اکثر سیاست دانوں کے دماغوں پر راج کر رھی ھیں۔ سیاست دان خواہ مشرق کا ھو یا مغرب کا، سیاہ فام ھو یا سفید فام، بالعموم سیاست کے ساتھ شاطرانہ چالیں اس طرح وابستہ ھوجاتی ھیں کہ اخلاقی قدروں اور سیاست کے اکٹھا چلنے کا سوال نھیں رھتا۔ صرف ایک اسلام ھے جس کی سیاست شاطرانہ چالوں سے پاک ھے ......**

اصولی اور وسیع پیمانے پر جو خارجہ پالیسی بنائی جاتی ہے یہ قومیں چھوٹی قوموں کو اس کے تابع دیکھنا چاہتی ہیں اور تب ان کو پتہ لگتا ہے کہ ہماری خارجہ پالیسی آزاد نہیں ہے جب اپنی خارجہ پالیسی کو اس رنگ میں تشکیل دینے کی کوشش کرتے ہیں جو ان بڑی قوموں کی قائم کردہ حدود سے تجاوز کرنے کے مترادف ہو جاتی ہے یعنی تجاوز اختیار کرنے لگتی ہے۔ یعنی عملاً یہ ہو رہا ہے کہ بڑی قومیں چھوٹی قوموں کی خارجہ پالیسی اس طرح بناتی ہیں کہ انہوں نے خود بعض دائرے مقرر کر لئے ہیں کہ ان دائروں کے اندر رہتے ہوئے یہ دوسری قوموں سے اپنے تعلقات اختیار کریں یا ان میں تبدیلیاں پیدا کریں تو کوئی حرج نہیں لیکن جہاں ان دائروں سے باہر قدم رکھا وہاں ہم ضرور کوئی بہانہ ڈھونڈیں گے ان کے معاملات میں دخل دینے کا۔ اور ان کو اس کی اجازت نہیں دی جائیگی تو برطانیہ بھی بذات خود عصبیتوں کا بھی شکار ہے اور ان کی عصبیت طرح طرح کے مظالم دنیا پر بھی توڑ رہی ہے۔

نسلی عصبیتوں میں ہمیں مثال کے طور پر روس میں اس وقت بہت سے خطرات دکھائی دیتے ہیں۔ نسلی عصبیتوں کے لحاظ سے ترک قوم اس وقت ایسے تاریخی دور سے گزر رہی ہے کہ اس میں نئے نئے قسم کے خیالات اور امنگیں پیدا ہو رہی ہیں اور امر واقعہ یہ ہے کہ اس قوم نے آئندہ چند سالوں میں کوئی نہ کوئی ایسی حرکت کرنی ہے جس کے نتیجے میں بہت بڑے بڑے عالمی تغیرات برپا ہو سکتے ہیں یا کل عالم کے امن پر اس کا اثر پڑ سکتا ہے میں نے گزشتہ خطبے میں بتایا تھا کہ ترکوں کی اکثریت ترکی سے باہر بستی ہے اور نصف سے زیادہ ان میں سے سوویت یونین میں رہتے ہیں۔ چنانچہ ترکی میں کل ترک ۴۴ ملین ہیں یعنی ۴ کروڑ ۴۰ لاکھ اور سویت یونین میں ۴۲ ملین یعنی ۴ کروڑ اور ۲۰ لاکھ اسی طرح چین میں ۷ ملین۔ گویا ان دونوں اشتراکی ملکوں میں بسنے والے ترک اپنی مجموعی طاقت کے لحاظ سے ترکی سے بھی زیادہ ہیں، ترکی میں بسنے والے ترکوں سے بھی زیادہ ہیں لیکن ان کا رجحان ان ملکوں کی طرف نہیں جن میں یہ رہتے ہیں بلکہ ترکی کی طرف ہے اور ترکوں کا رجحان بھی اب ان کی طرف ہے اور ان کی آنکھیں کھل رہی ہیں۔ میں جب پرتگال اور سپین کے دورے پر گیا تو دونوں جگہ بلغاریہ کے ایمبیسیڈرز نے مجھ سے ملاقات کی خواہش ظاہر کی اور ملاقات کی اور ان سے گفتگو کے دوران مجھے معلوم ہوا کہ یہ دونوں ترکی سے خطرہ محسوس کر رہے ہیں۔ چنانچہ زیادہ تفصیل سے جب چھان بین کی گئی تو مجھے محسوس ہوا کہ یہ ترکی سے اس وجہ سے خائف ہیں کہ انہوں نے ماضی میں ترک قوموں پر کچھ زیادتیاں کی ہوئی ہیں۔ اور اب جبکہ روس کی حفاظت کا سایہ ان کے

سر اٹھ رہا ہے تو ان کو خطرہ یہ ہے کہ ہم ترکی کے رحم و کرم پر چھوڑ دیئے جائیں گے اور ترک قوم اپنے تاریخی بدلے ہم سے لے گی۔ چنانچہ اس وقت تو مجھے علم نہیں تھا! یہاں آنے کے بعد جب میں نے مزید جستجو کی تو مجھے بلغاریہ کی پریشانی کی وجہ تو سمجھ آگئی ۱۹۸۹ء میں یعنی پچھلے سال بلغاریہ نے بلغاریہ کے اندر بسنے والے ترکوں پر اتنے مظالم کئے کہ ایک ہی سال میں ۳ لاکھ ترک بلغاریہ سے ہجرت کر کے ترکی چلے گئے۔ پس قومی عصبیتیں نہ صرف اس دور میں قائم ہیں بلکہ روس کے اندر برپا ہونے والے انقلاب کے نتیجے میں ابھر رہی ہیں۔ پس بہت ہی جاہل انسان ہوگا جو یہ کہہ دے کہ دنیا ایک بڑے امن کے دور میں داخل ہو رہی ہے۔ بڑی بڑی جنگوں کے خطرے ٹل گئے ہیں۔ عملاً یہ دبے ہوئے خطرے اب سر نکال رہے ہیں۔ اسی طرح آرمینیا اور ترکی کے درمیان دیرینہ مخالفتیں ہیں۔ اسی طرح آذربائیجان جو روس کا ایک علاقہ ہے اور آرمینیا' ان دونوں کے درمیان تاریخی مخاصمتیں چلی آرہی ہیں اور جو ترک روس میں بستے ہیں ان میں بھی آپس میں ایک دوسرے سے اختلافات ہیں۔ اور ازبک ترک باقی ترکوں سے الگ اپنی ایک شخصیت کے متقاضی ہیں اور ان کو خطرہ ہے کہ اگر ہم روس کے دوسرے ترکوں کے ساتھ ملا دیئے گئے تو ہماری شخصیت اس میں کھوئی جائے گی اور ہم ان سے مغلوب ہو جائیں گے اور ازبکستان اور ساتھ کے ہمسایہ ترک صوبوں میں لمبے عرصے سے لڑائیاں جاری ہیں اور اختلافات ہیں۔

جہاں تک نسلی تعصبات کا تعلق ہے ان میں ہمیں اب افریقہ پر نظر کرنی چاہئے۔ دراصل یہ افریقہ میں جتنے بھی اختلافات ہیں اور خطرات ہیں اس کا پس منظر جیسا کہ میں نے گزشتہ خطبے میں بیان کیا تھا' مغربی قوموں کا افریقہ پر تسلط ہے جس نے ماضی میں کئی قسم کے رنگ دکھائے اور قوموں کو ٹکڑے ٹکڑے کیا۔ ایک زبان بولنے والوں کو الگ الگ کیا۔ قبائل کی اس طرح تقسیم کی کہ ملک کے اندر بھی اختلافات دبنے کی بجائے اور زیادہ نمایاں ہو کر ابھرنے لگے اور اب موجودہ حالت میں افریقہ میں ایسے خطرات درپیش ہیں کہ پہلے اگر روس اور امریکہ کی رقابت کے نتیجے میں بعض قوموں کو بعض قوموں کے خلاف تحفظات حاصل ہو گئے تھے' اب وہ تحفظات قائم نہیں رہ سکتے اور کچھ عرصے کے بعد ان کے اندرونی جھگڑے رنگ لانے لگیں گے۔ چنانچہ لائبیریا میں جو کچھ ہوا ہے یہ دراصل اسی کا نتیجہ ہے۔ اس سے پہلے لائبیریا پر مغربی قوموں کی بڑی گہری نظر رہتی تھی اور اختلافات جو قومی اختلافات تھے ان کو یہ لوگ کسی حد تک سنبھالے ہوئے تھے لیکن جب روس اور امریکہ کی یہ رقابت ختم ہوئی تو اچانک وہ خطرے اٹھ کھڑے ہوئے اور سارے افریقہ میں اب جمہوریت کے نام پر اور Multi - Party سسٹم کو نافذ کرنے کے لئے آوازیں اٹھنی شروع ہوئی ہیں تو سیاسی نقطۂ نگاہ سے بھی افریقہ مختلف خطرات کا شکار ہے یعنی سیاسی نقطۂ نگاہ سے مراد یہ ہے کہ کونسا سیاسی نظام وہاں جاری ہونا چاہئے اس نقطۂ نگاہ سے بھی' قومی نقطۂ نگاہ سے بھی اور قوموں کے درمیان سرحدی جھگڑوں کے لحاظ سے بھی اور بدقسمتی سے مذہبی نقطۂ نگاہ کے لحاظ سے بھی کئی قسم کے خطرات درپیش ہیں اور مشکل یہ ہے کہ ان خطرات کو دور کرنے کے لئے کوئی اجتماعی کوشش ابھی شروع ہی نہیں کی گئی۔ اس سے آپ کو اندازہ ہوگا کہ یہ جب کہتے ہیں کہ ہم نے ساری دنیا کو اکٹھا کر کے عراق کے خطرے کی طرف متوجہ کر دیا اور بہت ہی عظیم الشان کارنامہ ہوا ہے۔ امن عالم کے قیام کے سلسلے میں تو یہ محض فرضی باتیں ہیں اور جھوٹے حقیقت سے خالی دعوے ہیں۔ یہ سارے خطرات جو میں نے آپ کو دکھائے ہیں یہ چند نمونے ہیں۔ بے شمار خطرات اس نوعیت کے ہیں جو آتش فشاں مادوں کی طرح جگہ جگہ دبے پڑے ہیں۔ بعض میں سرسراہٹ پیدا ہو رہی ہے اور وہ پھٹنے پر تیار بیٹھے ہیں اور بعض کچھ وقت کے بعد پھٹیں گے لیکن جو تفریقیں ہیں یعنی قومی' لسانی' مذہبی' یہ تفریقات اپنی جگہ کھل کھیلنے کے لئے تیار بیٹھی ہیں۔ میں چند نمونے آپ کے سامنے اور رکھتا ہوں۔

گریک اور ٹرکش یعنی یونانی اور ترک قوم کے دیرینہ اختلافات جو نیٹو کی وجہ سے دبائے گئے تھے یعنی چونکہ گریس (Greece) بھی مغربی ملک تھا اور ترکی بھی ایک حصے میں مغربی ہونے کے لحاظ سے یعنی یورپین کہلانے کی وجہ سے نیٹو کا ممبر تھا اس لئے ان

> جماعت احمدیہ کا فرض ہے کہ وہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم سے دنیا کی سیاست کو روشناس کرائے اور جس ملک میں بھی احمدی بستے ہیں وہ ایک جہاد شروع کر دیں۔ ان کو بتائیں کہ تمہارا آخری تجزیہ ہمیں یہ بتاتا ہے کہ تمہارے ہر قسم کے خطرات کی بنیاد خودغرضی اور ناانصافی پر ہے۔ دنیا کی قوموں کے درمیان جو چاہیں نئے معاہدات کر لیں، جس قسم کے نئے نقشے بنانا چاہتے ہیں بنائیں اور ان کو ابھاریں لیکن جب تک اسلامی عدل کی طرف واپس نہیں آئیں گے (واپس کیا؟ وہ چلے ہی نہیں تھے وہاں سے) اس لئے یوں کہنا چاہئے کہ جب تک اسلامی عدل کی طرف نہیں آئیں گے، جب تک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق میں پناہ نہیں لیں گے جو تمام جہانوں کے لئے ایک رحمت بنا کر بھیجے گئے تھے۔ اس لئے صرف اور صرف آپ کی تعلیم ہے جو بنی نوع انسان کو امن عطا کر سکتی ہے۔ باقی ساری باتیں ڈھکوسلے ہیں، جھوٹ ہیں، سیاست کے فسادات ہیں۔ ڈپلومیسی کے دجل ہیں، اس کے سوا ان کی کوئی حقیقت نہیں۔۔۔۔۔۔ ❁

کے مفادات کا تقاضا تھا کہ جب تک روس کا خطرہ درپیش ہے ان کو آپس میں نہ لڑنے دیا جائے لیکن وہ اختلافات دبے نہیں' ختم نہیں ہوئے بلکہ کچھ عرصے کے لئے وقتی مفادات نے ان کو نظرانداز کئے رکھا لیکن موجود ہیں۔ اسی طرح آرمینین کا میں نے آپ کے سامنے ذکر کیا ہے۔ ہندوستان میں لسانی جھگڑے ہیں۔ سری لنکا میں لسانی تفریق کے نتیجے میں اور قومی تفریق کے نتیجے میں خوفناک جھگڑے ہیں۔ نسلی برتری کے اعتبار سے یہود کی طرف سے تمام دنیا کو آج بھی اسی طرح خطرہ ہے جیسا گزشتہ کئی ہزار سال سے رہا ہے اور یہودی قوم دنیا سے نسلی برتری کے تصور کو مٹانے میں بظاہر صف اول کا کردار ادا کر رہی ہے اور دنیا میں بہت پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے یہودیوں کی طرف سے کہ نسلی تفریقوں کو مٹانا چاہئے اور نسلی تعصبات کو مٹانا چاہئے' یہ صرف اس لئے کیا جا رہا ہے کہ ان کو خطرہ ہے کہ نسل کے نام پر یہود کو کسی وقت بعض قومیں اپنے غضب کا نشانہ نہ بنالیں لیکن جہاں تک یہود کی غیر قوموں پر نسلی برتری کا تعلق ہے ان کا نظریہ ہٹلر کے نازی نظریہ سے کسی طرح بھی کم نہیں بلکہ ان کا لٹریچر میں نے تاریخی طور پر مطالعہ کر کے دیکھا ہے آج کا لٹریچر نہیں' قدیم سے' حضرت داؤد کے زمانے سے ان کے لٹریچر میں ایسا مواد ملتا ہے کہ گویا یہ قوم دنیا پر غالب آکر دنیا کو غلام بنانے کے لئے پیدا کی گئی تھی اور جب تک تمام عالم کو یہودی تسلط کے نیچے نہ لایا جائے دنیا میں امن قائم نہیں ہو سکتا۔ بات یہ بھی امن کی کرتے ہیں لیکن ایسے امن کی بات کرتے ہیں جو ان کے زاویہ نگاہ سے امن دکھائی دیتا ہے اور ساری دنیا کے زاویہ نگاہ سے فساد اور ظلم دکھائی دیتا ہے۔ پھر اسی طرح امریکہ میں نسلی برتری کا تصور آج بھی اسی طرح اپنے جوہر دکھا رہا ہے۔ اگرچہ جہاں تک قانونی تحفظات کا تعلق ہے' امریکہ کے کالے لوگوں کو سفید فام قوموں کے ساتھ ایک مساوات عطا ہو چکی ہے لیکن نسلی تعصبات ان قوانین کے ذریعہ مٹا نہیں کرتے۔ قوانین جو بھی ہوں نسلی تعصبات کا اپنا ایک قانون ہے جو رائج رہتا ہے اور باقی قوانین پر غلبہ پالیتا ہے۔ پس امریکہ میں سیاہ فام قوموں کی جو موجودہ حالت ہے اس کو سفید فام قوموں کے برابر سمجھنا انتہائی پاگل پن ہوگا۔ کسی پہلو سے بھی ان کو مساوات نصیب نہیں۔ ہر پہلو سے وہ اتنا پیچھے جا چکے ہیں اور اتنا دبائے گئے ہیں کہ ان کے اندر نفرتیں ابھر رہی ہیں۔ مجھے جب میں امریکہ گیا تو کسی نے یہ کہا کہ آپ کی جماعت بہت آہستہ پھیل رہی ہے اور بعض دوسرے جو مسلمان فریق ہیں وہ ان کالے افریقنوں میں بڑی تیزی کے ساتھ مقبول ہو رہے ہیں' آپ بھی کوئی ایسی ترکیب کریں۔ میں نے ان کو کہا کہ ان کی تو ایسی ترکیبوں کے خلاف جہاد کرنے کے لئے آیا ہوں۔ مذہب کے نام پر یہ ان کے اندر دبی ہوئی نفرتوں کو ابھارتے ہیں اور چنگاریوں کو آگ بناتے ہیں اور یہ ان کے مزاج کے مطابق بات ہے اس لئے آج اگر احمدیت نفرت کی تعلیم دینا شروع کرے اور ان کے اندر جو احساس

کتری ہے اس سے کھیلنے لگے اور اس دبی ہوئی آگ کو شعلے بنانا چاہئے تو جماعت احمدیہ اتنی منظّم جماعت ہے کہ تمام دوسری جماعتوں پر اس لحاظ سے سبقت لی جاسکتی ہے۔ دس پندرہ سال کے اندر سارے امریکہ کے کالوں پر جماعت احمدیہ قبضہ کر سکتی ہے مگر ہمیں کسی عددی غلبے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم ایسے عددی غلبے کے منہ پر تھوکتے بھی نہیں جس کے نتیجے میں قومیں قوموں سے نفرت کرنے لگیں اور امن جو ہے وہ جنگ کی آگ میں تبدیل ہو جائے اس لئے جماعت احمدیہ کا نظریہ بالکل مختلف نظریہ ہے۔ ہمیں آج اگر غلبہ نصیب نہیں ہو گا تو دو سو سال کے بعد ہو جائے گا۔ چار سو سال ' ہزار سال کے بعد ہو جائے گا لیکن وہ غلبہ نصیب ہو گا جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غلبہ ہے۔ آپ کے خلق کا غلبہ ہے۔ آپ کی تعلیم کا غلبہ ہے جو قرآن کا غلبہ ہے۔ اسی غلبے کی ہمارے ذہنوں میں اور ہمارے دلوں میں قدروقیمت ہے۔ باقی غلبے تو ظلم اور سفاکی کے غلبے ہیں۔ شیطانیت کے غلبے ہیں۔ ہمیں ان میں کوئی دلچسپی نہیں بلکہ ہم ان کو مٹانے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ ان سے ٹکرانے کے لئے ان سے تصادم کرنے کے لئے ہمیں کھڑا کیا گیا ہے۔

پس یہ جو نسلی تفریقیں ہیں یہ امریکہ میں شمال میں بھی ملتی ہیں اور جنوب میں بھی ملتی ہیں۔ امریکہ کے ریڈ انڈینز کا جہاں تک تعلق ہے وہ تو عملاً صفحۂ ہستی سے مٹائے جا

جماعت احمدیہ ، خصوصیت کیساتھ ہر ملک میں جہاں بھی جماعت احمدیہ موجود ہے اس کے دانشوروں تک یہ پیغامات پہنچائیں ۔ انہیں سمجھانے کی کوشش کریں اور ان پر جہاں تک ممکن ہے اخلاقی دباؤ ڈالیں کہ وہ اپنے اپنے ملکوں میں ان خطرات کے خلاف آوازیں بلند کریں اور اپنی اپنی رائے عامہ کو علمی روشنی عطا کریں اور ان کو بتائیں کہ دنیا کو اس وقت کیا کیا خطرات در پیش ہیں ۔ آج اگر توجہ نہ کی گئی تو کل بہت دیر ہو جائیگی ۔ ❁

چکے ہیں لیکن جنوبی امریکہ میں ریڈ انڈینز بڑی بھاری تعداد میں موجود ہیں بلکہ LATIN یعنی لاطینی قوموں کے مقابل پر بہت سے ممالک میں بھاری اکثریت میں موجود ہیں ' اس کے باوجود ان کو اس طرح دبایا جا رہا ہے ' اس طرح ان کے حقوق سلب کئے جا رہے ہیں کہ اس کے نتیجے میں دن بدن ان کے اندر تشدد کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ اپنا انتقام لینے کے لئے ان کے اندر ایسی تحریکات چل رہی ہیں جس کے نتیجے میں آج نہیں تو کل وہاں کئی قسم کے دھماکے ہوں گے اور یہ جو دھماکہ خیز رجحانات ہیں جن کے نتیجے میں جگہ جگہ بم چلائے جاتے ہیں۔ معصوم شہریوں کی زندگی لی جاتی ہے۔ امن عامہ کو برباد کیا جاتا ہے۔ اس کو آپ باہر بیٹھے جتنا مرضی Condemn کریں۔ نفرت کی نگاہ سے دیکھیں۔ اس کے خلاف تقریریں کریں۔ جب تک ان وجوہات کی طرف متوجہ نہیں ہوتے جو یہ باتیں پیدا کرتی ہیں اس وقت تک اس قسم کی Large Scale وسیع پیمانے پر Condemnation سے اور ان پر تنقید کرنے سے تو یہ مسائل حل نہیں ہوں گے۔

پس نسلی تفریقوں کے نتیجے میں جو خطرات ہیں وہ بھی ساری دنیا میں جگہ جگہ پھیلے پڑے ہیں۔ یوگو سلاویہ میں دیکھیں چھ ری پبلکس ہیں اور ان چھ ری پبلکس میں سے ہر ایک ' ایک دوسرے سے غیر مطمئن اور ایک دوسرے سے دور بھاگنے کے لئے کوشش کر رہی ہے۔ دو خود مختار ری پبلکس ہیں جو کیتھولک مذہب سے تعلق رکھنے والے اور باوجود اشتراکیت کے لمبے دور کے کیتھولیسزم (Catholicsm) وہاں آج تک بڑی قوت سے موجود ہے یعنی سیاسی حیثیت میں قوت کے ساتھ موجود ہے ' مذہبی حیثیت سے پتہ نہیں کس حد تک موجود ہے ان میں سلووینیکا اور کروشیا یہ دو بڑے بڑے ری پبلکس ہیں جو سب سے زیادہ امیر بھی ہیں ان کے اندر جو علیحدگی پسندی کے رجحانات ہیں یہ بڑے نمایاں ہو رہے ہیں۔ جنوب میں "سربیا" (Sarbia) مسلمان اکثریت کا علاقہ ہے اور اسی طرح ایک اور علاقہ ہے غالباً "کسوود" یا اس قسم کے نام ہیں ' مجھے کچھ صحیح تلفظ یاد نہیں مگر البانین (Albanian) بولنے والے جو بھی علاقے ہیں ان کی بھاری اکثریت مسلمانوں کی ہے۔ پس وہاں مذہب جمع قومیت اور سابق میں ان کے ساتھ ظالمانہ سلوک یہ چیزیں مل کر ان کو آزادی پر انگیخت کر رہی ہیں اور وہاں بھی تحریکات پیدا ہو رہی ہیں اور اس وقت یوگوسلاویہ کی مرکزی حکومت کو ان مسلمان علاقوں سے ایسے خطرات محسوس ہو رہے ہیں کہ ان پر دن بدن زیادہ سختی ہو رہی ہے اور باہر سے لوگوں کے لئے وہاں جانا اور زیادہ مشکل ہوتا چلا جا رہا ہے۔ باقی جگہ نسبتاً آزادی ہے۔ ابھی ہم نے حال ہی میں ایک مرکزی وفد وہاں بھجوایا تھا ایک بڑی کتابوں کی نمائش میں شمولیت کے لئے تو انہوں نے بتایا کہ وہاں مسلمان علاقوں میں وہ نہیں جا سکے لیکن دوسرے علاقوں میں جہاں کچھ مسلمان بستے ہیں ان سے ان کا رابطہ ہو سکا۔ وجہ یہی تھی کہ آج کل وہاں بڑی سختی کی جا رہی ہے۔

سپین میں علاقائی تفریق اور اس کے نتیجے میں بموں کے دھماکے ایک لمبے عرصے سے جاری ہیں اور وہ تنازعات ایسے ناسور کی شکل اختیار کر چکے ہیں جو مستقل رستا ہی رہتا ہے جس طرح آئرلینڈ کا ناسور ہے۔ پھر بین الاقوامی سرحدی تنازعات ہیں۔ پھر ایسے تنازعات ہیں جن میں بعض قوموں نے بعض چھوٹی قوموں پر قبضہ کر لیا ہے اور ان کے علاقوں کو ہمیشہ کے لئے اپنے ساتھ ضم کر گئے ہیں۔ جہاں تک پرانے تاریخی معاملات ہیں ان کو نہ بھی چھیڑیں اور حال ہی کی باتیں دیکھیں تو بڑے بڑے خطرات امن عالم کو اس قسم کے اختلافات کے نتیجے میں درپیش ہو سکتے ہیں تبت اور چین کا معاملہ ہے۔ اب چین نے تبت پر زبردستی قبضہ کیا ہے اور ہندوستان نے بھی شور مچایا اور کوشش کی کہ تبت سے چین کو نکال سکے لیکن چین کی غالب قوت نے ہندوستان کی ایک نہیں چلنے دی اور جو تصویریں یہاں کی ٹیلی ویژنز پر تبت کے معاملے میں دکھائی جاتی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر وہ سچی ہیں ' پروپیگنڈا نہیں ہے تو چینی قوم کی طرف تبتین قوم کے اوپر بھی بڑے بڑے مظالم توڑے گئے ہیں۔

اب یہ بتایئے یعنی سوچئے اور غور کیجئے کہ عراق اگر کویت پر قبضہ کرتا ہے تو اس کا موازنہ تبت پر چین کے قبضے سے کیوں نہیں کیا جاتا جبکہ امر واقعہ یہ ہے کہ وہاں قومی اختلافات بھی ہیں ' نسلی اور مذہبی اختلافات بھی ہیں اور کئی قسم کے اختلافات ہیں جنہیں کچلا گیا ہے ' جن کے نتیجے میں ایک قوم کو کچلا گیا ہے۔ یہاں تو ایک مسلمان ملک ہی ہے جس نے ایک ہمسایہ ریاست پر اس بناء پر قبضہ کیا کہ عملاً تو ان کے درمیان فرق کوئی نہیں۔ وہی عرب وہ ہیں وہی وہ ہیں جیسے مسلمان یہ ویسے وہ مسلمان لیکن تاریخی طور پر اور زیادہ پرانی تاریخ نہیں ' اس دور کی تاریخ میں ہی کویت عراق کا حصہ تھا اور انگریزی حکومت نے اسے کاٹ کر جدا کیا تھا۔ میں ہرگز یہ تلقین نہیں کر رہا کہ اس قسم کی تاریخ کے گڑے مردوں کو اکھیڑا جائے۔ میں صرف آپ کو یہ دکھا رہا ہوں کہ بنی نوع انسان کا عراق کے خلاف اجتماع کسی تقویٰ اور انصاف پر مبنی نہیں ہے۔ اسرائیل جب دریائے اردن کے مغربی کنارے پر قبضہ کر لیتا ہے تو اس قبضے کے نتیجے میں کسی کے کان پر جوں نہیں رینگتی اور کوئی یہ خیال نہیں کرتا کہ اس سے امن عالم کو بڑا بھاری خطرہ درپیش ہو گیا ہے۔

پس خود غرضی ہے جو اس وقت دنیا پر حاکم ہے اور خود غرضی سے خطرات درپیش ہیں۔ اور جو طاقتور بڑی قومیں ہیں ان کا رجحان یہ ہے کہ بہت سے خطرات کو اپنے سیاسی مفادات کی خاطر استعمال کرنے کے لئے یہ دبائے رکھتی ہیں اور اپنی سوچوں میں مزے لیتی رہتی ہیں کہ ہاں اگر فلاں شخص نے بدتمیزی کی یعنی فلاں لیڈر نے بدتمیزی کی یا فلاں قوم نے اپنے نئے پینترے دکھائے تو ہم اس صورت میں یہ جو وہاں دبا ہوا خطرہ ہے اس کو ابھار دیں گے اور اس آتش فشاں مادے کو چھیڑیں گے تاکہ پھر ان کو مزہ چکھائیں کہ اس طرح اختلافات ہوا کرتے ہیں۔ اب آپ دیکھیں کہ ایران نے جب امریکہ کے ساتھ سختی کا سلوک کیا۔ جماعت احمدیہ چونکہ انصاف پر مبنی ہے جماعت احمدیہ نے ہرگز ایک دفعہ

بھی ایران کی اس معاملے میں تائید نہیں کی کہ امریکہ کے سفارتکاروں کو وہ اپنے قبضے میں لے لیں۔ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سفارتکاروں کا جو تقدس قائم فرمایا ہے اور اس بارے میں جو عظیم الشان تعلیم عطا کی ہے اس تعلیم سے انحراف کسی مسلمان حکومت کو زیب نہیں دیتا۔ پس ہم نے ان کی تائید نہیں کی لیکن یہ کہنا درست نہیں ہے کہ یکطرفہ ظلم تھا' امریکہ نے شاہ ایران کے ذریعے ایک لمبے عرصے تک ایسے مظالم توڑے ہیں ایران کے عوام پر اور اس طرح جبرو استبداد کا ان کو نشانہ بنایا گیا کہ اس کے نتیجے میں پھر دماغی توازن قائم نہیں رہتے۔ پھر جب انتقام کا جذبہ ابھرتا ہے تو وہ کہاں متوازن سوچوں کے ساتھ صحیح رستوں پر چلایا جا سکتا ہے۔ انتقام تو پھر

> جب میں امریکہ گیا تو کسی نے یہ کہا کہ آپ کی جماعت بہت آہستہ پھیل رہی ہے اور بعض دوسرے جو مسلمان فریق ہیں وہ ان کالے افریقنوں میں بڑی تیزی کے ساتھ مقبول ہو رہے ہیں، آپ بھی کوئی ایسی ترکیب کریں۔ میں نے ان کو کہا میں تو ایسی ترکیبوں کے خلاف جہاد کرنے کے لئے آیا ہوں۔ مذہب کے نام پر یہ ان کے اندر دبی ہوئی نفرتوں کو ابھارتے ہیں اور چنگاریوں کو آگ بناتے ہیں اور یہ ان کے مزاج کے مطابق بات ہے۔ اس لئے آج اگر احمدیت نفرت کی تعلیم دینا شروع کرے اور ان کے اندر جو احساس کمتری ہے اس سے کھیلنے لگے اور اس دبی ہوئی آگ کو شعلے بنانا چاہے تو جماعت احمدیہ اتنی منظم جماعت ہے کہ تمام دوسری جماعتوں پر اس لحاظ سے سبقت لے جا سکتی ہے۔ دس پندرہ سال کے اندر سارے امریکہ کے کالوں پر جماعت احمدیہ قبضہ کر سکتی ہے مگر ہمیں کسی عددی غلبے کی ضرورت نہیں ہے، ہم ایسے عددی غلبے کے منہ پر تھوکتے بھی نہیں جس کے نتیجے میں قومیں قوموں سے نفرت کرنے لگیں۔ ☆

اعتدال کی راہ نہیں دیکھا کرتا۔ وہ تو سیلاب کی صورت میں ابھرتا ہے۔ اور سیلاب کبھی یہ تو نہیں ہوا کرتا کہ دریاؤں کے رستوں کے اوپر بعینہ ان کی حدود کے اندر چلیں۔ سیلاب تو کہتے ہی اس کو ہیں جو کناروں سے اچھلنے والا پانی ہوتا ہے۔ پس انتقام کے جذبے بھی کناروں سے اچھلتے ہیں اور ان کے نتیجے میں پھر یہ زیادتیاں ہوتی ہیں جیسے آپ نے دیکھیں لیکن اس پر جو انتقامی کارروائی پھر ایران کے خلاف کی گئی اس میں عراق کو استعمال کیا گیا اور عراق کو اس طرح استعمال کیا گیا کہ عراق کا ایران سے ایک تاریخی سرحدی اختلاف پایا جاتا تھا اور دونوں قوموں کے اندر اس بات پر اتفاق نہیں تھا کہ کہاں ایران کی حدیں ختم ہوتی ہیں اور عراق کی شروع ہوتی ہیں یا عراق کی ختم ہوتی ہیں اور ایران کی شروع ہوتی ہیں۔ وہ خطرات ہمیشہ سے ترقی یافتہ بیدار مغز قوموں کی نظر میں تھے۔ اس موقعہ پر ان کو استعمال کیا گیا۔ اس موقعہ پر عراق کو شہ دی گئی اور مدد کے وعدے دیئے گئے۔ میں نے جب پہلے اپنی کتاب :

Murder In the Name Of Allah میں یہ لکھا کہ سعودی عرب نے ان کی مدد کی تھی اور سعودی عرب نے ہی انگیخت کیا تھا تو بعض لوگوں نے مجھے کہا کہ ثبوت کیا ہیں؟ یہ تو آپ کے اندازے ہیں اب ثبوت سامنے آگیا ہے۔ سعودی عرب ڈنکے کی چوٹ کہہ رہا ہے کہ ایسا ظالم ملک ہے کہ ہم نے ہی تو اس کو لڑنے کی طاقت دی تھی۔ ہم نے ہی تو ایران کے مقابل پر اس کی پشت پناہی کی تھی اور اب ہمیں آنکھیں دکھانے لگا ہے تو کھل کر دنیا کے سامنے یہ حقیقت آ چکی ہے۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ جو خطرات مختلف جگہوں پر دبے ہوئے ہیں اور بے شمار ایسی قسمیں ہیں ان دبے ہوئے خطرات کی۔ کشمیر کا جھگڑا بھی انہیں میں شامل ہے اور بہت سے جھگڑے ہیں۔ ان دبے ہوئے خطرات کو یہ قومیں دیکھتی ہیں اور اس کے باقاعدہ جس طرح جغرافیہ میں نقشے بنائے جاتے ہیں کہ کہاں کہاں کونسی معدنیات دفن ہیں' اسی طرح سیاست کے نقشے بھی بنے ہوئے ہیں۔ یہ جو بیدار مغز تعلیم یافتہ' ترقی یافتہ قومیں ہیں ان کے ہاں باقاعدہ اس کے نقشے موجود ہیں اور ان کو علم ہے کہ کس وقت کس خطرے کو ابھارنا ہے اور کس بم کو چلانا ہے اور دھماکہ پیدا کرنا ہے اور یہ جو نیتیں ہیں یہ ساری انتقامی کارروائیوں کی غرض سے خاموشی سے ان کے ذہنوں میں موجود رہتی ہیں۔ ظاہر اس وقت ہوتی ہیں جب ان کے خود غرضانہ مفادات ان کو ظاہر ہونے پر مجبور کر دیں۔ ورنہ ذہنوں میں موجود ہیں اور مغربی ڈپلومیسی کا حصہ ہیں۔ افسوس یہ ہے کہ مسلمان ممالک بھی اسی سیاست میں مبتلا ہو چکے ہیں۔ افسوس یہ ہے کہ ہندو ممالک بھی اسی سیاست میں مبتلا ہو چکے ہیں اور بدھسٹ ممالک بھی اسی سیاست میں مبتلا ہو چکے ہیں۔ ساری دنیا پر اس ظالمانہ سیاست نے قبضہ کر لیا ہے۔ اس کے اوپر جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے خود غرضی راج کر رہی ہے' ناانصافی راج کر رہی ہے۔

ان خطرناک رجحانات کا جب تک قلع قمع نہ کیا جائے اس وقت تک دنیا امن میں نہیں آ سکتی اور جنگ کے سائے دنیا کے اوپر سے نہیں ٹلیں گے بلکہ اب جبکہ روس اور امریکہ کی صلح ہو چکی ہے یہ چھوٹے چھوٹے خطرات زیادہ قوت کے ساتھ ابھریں گے اور ان کو اب آتش فشاں پہاڑوں کی طرح جاگ کر آگ برسانے سے کوئی دنیا میں روک نہیں سکے گا کیونکہ دنیا کی بعض اور عظیم قوموں کے مفادات یہ چاہتے ہیں کہ کہیں نہ کہیں چھیڑ خانی کی جائے۔

جماعت احمدیہ کا فرض ہے کہ وہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم سے دنیا کی سیاست کو روشناس کرائے اور جس ملک میں بھی احمدی بستے ہیں وہ ایک جہاد شروع کر دیں۔ ان کو بتائیں کہ تمہارا آخری تجزیہ ہمیں یہ بتاتا ہے کہ تمہارے ہر قسم کے خطرات کی بنیاد خود غرضی اور ناانصافی پر ہے دنیا کی قوموں کے درمیان جو چاہیں نئے معاہدات کر لیں۔ جس قسم کے نئے نقشے بنانا چاہتے ہیں بنائیں اور ان کو ابھاریں لیکن جب تک اسلامی عدل کی طرف واپس نہیں آئیں گے۔ (واپس کیا؟ وہ چلے ہی نہیں تھے وہاں سے) اس لئے یوں کہنا چاہئے کہ جب تک اسلامی عدل کی طرف نہیں آئیں گے۔ کہ جب تک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق میں پناہ نہیں لیں گے جو تمام جہانوں کے لئے ایک رحمت بنا کر بھیجے گئے تھے۔ اس لئے صرف اور صرف آپ کی تعلیم ہے جو بنی نوع انسان کو امن عطا کر سکتی ہے۔ باقی ساری باتیں ڈھکوسلے ہیں۔ جھوٹ ہیں۔ سیاست کے فسادات ہیں۔ ڈپلومیسی کے دجل ہیں۔ اس کے سوا ان کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ پس امن عامہ کے قیام کی خاطر یا امن عالم کے قیام کی خاطر آج صرف جماعت احمدیہ ہے جس نے صحیح خطوط پر ایک عالمی جہاد کی بناء ڈالنی ہے اس لئے میں آپ سب کو اس امر کی طرف متوجہ کرتا ہوں کہ دنیا سے تعصبات کے خلاف جہاد شروع کریں اور دنیا سے ظلم و ستم کو مٹانے کے لئے جہاد شروع کریں۔ سیاست سے عدل کو روشناس کرانے کے لئے جہاد شروع کریں۔ اگر یہ سب کچھ ہو تو یونائیٹڈ نیشنز یعنی اقوام متحدہ کی سوچ میں ایک انقلابی تبدیلی برپا ہو جائے گی۔ پھر اقوام متحدہ کی بہت سی کمیٹیاں ایسی بنائی جائیں گی جو جس قسم کے خطرے میں نے آپ کے سامنے رکھے ہیں' ان کے اوپر غور کرنے کے لئے اور ان خطرات کے ازالے کی خاطر وہ کام شروع کریں گی اور اس کے لئے ان کو دنیا میں ایسے منصف مزاج سابق میں عدلیہ سے تعلق رکھنے والے کارکن مل سکتے ہیں جن کے انصاف کے اوپر دنیا کو کوئی شک نہیں ہے۔ مثلاً "ڈوشین" ہیں کینیڈا کے ایک جسٹس (Justice J.Dechene) ان کی انصاف کے نقطۂ نگاہ سے بڑی شہرت ہے۔ ہمارے پاکستان میں ہمارے پارسی ایک جسٹس تھے جسٹس دراب پٹیل صاحب جنہوں نے اس وجہ سے استعفیٰ دے دیا تھا کہ وہ سمجھتے تھے کہ فوجی انقلاب کے نتیجے میں جو کارروائیاں کی جا رہی ہیں ان کے لئے کوئی منصفانہ بنیاد نہیں ہے۔ چنانچہ ان کا انصاف کے نقطۂ نگاہ سے ایک تقویٰ کا مقام ہے تقویٰ ایک بہت بڑا وسیع لفظ ہے۔ غیر مذہبی اقدار پر بھی تقویٰ کا لفظ صادق آتا ہے کیونکہ اخلاق حسنہ بالحقیقت اپنی آخری شکل میں خدا ہی سے تعلق رکھنے والی چیزیں ہیں پس جو جسٹس' جو منصف اپنے انصاف میں جن دوسری اغراض اور اثرات سے بالا ہو جائے اس کو انصاف کے لحاظ سے ہم متقی کہہ سکتے ہیں۔ پس ایسے متقی جسٹس آپ کو پاکستان میں بھی ملیں گے' ہندوستان میں بھی ملیں گے' چین میں بھی ملیں گے۔ میں جب پرتگال گیا تھا تو وہاں ایک سابق جسٹس سے میری ملاقات ہوئی جن کو پرتگال کی حکومت

اچھی نظر سے نہیں دیکھتی تھی کیونکہ یونائیٹڈ نیشنز نے بین الاقوامی معاملات میں جہاں ناانصافیاں ہو رہی ہیں ان پر غور کرنے کا کام ان کے سپرد کیا تھا اور ان کے بعض فیصلے پرتگال کے خلاف تھے۔ وہ پر پیکیز تھے ان سے جب میں ملا تو انہوں نے ہنس کے کہا کہ تم اپنے مظالم کے قصے 'ناانصافیوں کے قصے بتا رہے ہو' میں تو آواز اٹھاؤں گا۔ لیکن کیا آواز؟ کن کانوں پر پڑنے کے لئے آواز اٹھاؤں گا؟ کیونکہ جس ملک میں میں بس رہا ہوں جہاں ساری عمر میں نے عدالت کی ہے یہ خود مجھ سے ہی اس معاملے میں انصاف نہیں کر رہے۔

اور دنیا کی ساری قومیں ناانصافی پر مبنی ہیں۔ دوستانہ ماحول میں بڑی لمبی گفتگو ہوئی۔ بہت معمر بزرگ ہیں۔ انسانی قدروں کے لحاظ سے لوگ ان کی عزت کرتے ہیں لیکن سیاسی نقطۂ نگاہ سے ان کو ایک طرف پھینکا گیا ہے تو دنیا میں شریف النفس' انصاف پر قائم عالمی شہرت رکھنے والے ایسے سابق جسٹس مہیا ہو سکتے ہیں یا دوسرے بعض سیاستدان اتفاق سے ایسے بھی پیدا ہو جاتے ہیں جن کی انصاف کے لحاظ سے شہرت ہو جاتی ہے ان کو چن کر نہ کہ جتھہ بندی کے نتیجے میں لوگوں کو چنا جائے۔ پس انصاف کے نقطۂ نگاہ سے اگر ایسے لوگوں کو چن کر عالمی خطرات کو مختلف قسموں میں بانٹ کر مختلف کمیٹیاں بنائی جائیں اور یہ فیصلہ ہو کہ ان خطرات کو ہمیشہ کے لئے مٹانے کے لئے بنیادی جھگڑوں کی وجوہ پر غور ضروری ہے اور قوموں کی تعلیم و تربیت ضروری ہے اور زیادہ سے زیادہ کوشش یہ کرنی چاہئے کہ جھگڑوں کی کنہ کو سمجھ کر' ان کی تہہ تک پہنچ کر دونوں متقابل یا متصادم قوموں کو پہلی سٹیج پر سمجھایا جائے اور ساری دنیا کی اس نقطۂ نگاہ سے تربیت کی جائے اور دنیا کی رائے عامہ کو بتایا جائے کہ یہ یہ جھگڑے ہیں' ان میں ہماری کمیٹیوں نے یہ یہ کام کئے ہیں' یہ حقیقی صورت ابھر کر سامنے آئی ہے۔ پس حل تو اس سٹیج کے اوپر ایک دم نہیں سوچے جا سکتے کیونکہ یہ معاملے بعض صورتوں میں بے حد الجھے ہوئے ہیں لیکن حل تلاش کرنے کی کوشش شروع کرنی ضروری ہے۔

پس جن لوگوں کو یعنی جن قوموں کو آج عراق میں ایک خطرہ دکھائی دے رہا ہے' میں ان کو ہزار خطرے سارے عالم اسلام میں پھیلے ہوئے دکھا سکتا ہوں۔ اگر وہ واقعی امن عالم کے خواہاں ہیں تو جیسا کہ میں نے ان کو مشورہ دیا ہے وہ انصاف پر قائم ہو کر' اسلامی انصاف پر قائم ہو کر جو نہ مشرق جانتا ہے نہ مغرب نہ شمال اور جنوب کی تقسیم سے واقف ہے بلکہ محض اللہ کو پیش نظر رکھ کر ایک نظریۂ انصاف پیش کرتا ہے اس اسلامی انصاف پر قائم رہ کر اگر یہ اپنے تنازعات کو حل کرنے یا دنیا کے تنازعات اور جھگڑوں کو حل کرنے کی کوشش کریں گے تو میں یقین دلاتا ہوں کہ دنیا کو امن نصیب ہو سکتا ہے لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست شفقت سے یہ امن نصیب ہو سکتا ہے کیونکہ ایک ہی نبی ہے جس کو رحمۃ للعالمین قرار دیا گیا ہے۔ پس جسے خدا نے سب دنیا کی قوموں اور سب جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے اس کے سامنے جب تک تم دست سوال نہیں بڑھاتے' جب تک اس سے فیض نہیں پاتے تم دنیا کو امن نہیں عطا کر سکتے۔ اس سلسلے میں جماعت احمدیہ کو ایک عالمگیر جہاد شروع کر دینا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہو۔

----------☆ ☆ ☆----------

(''خلیج کا بحران اور نظام جہان نو'' صفحہ 87 تا 104)

بقیہ صفحہ :: (12)

کے 135 نمائندگان اور ایک لندن اور ایک جرمنی کے رکن نے شرکت کی۔ گذشتہ سال 2001ء میں 13 صوبوں کی 57 مجالس کے 99 نمائندگان نے شرکت کی تھی۔ امسال شرکت کرنے والی مجالس کے ناموں کی تفصیل درج ذیل ہے:

پنجاب:- چرک، سیکھوں، تھراج، سرہند، کانکر، سلابت پور، لدھیانہ، مالیر کوٹلہ (زیر تبلیغ دوست)، بھام، زیرہ، سنتو والا، شوشک، خانپور، دڑے وال، پڈے، ٹونگ، ہوشیار پور، اچھر وال، ہشر پورہ، جالندھر، راہ پور، ڈگری، میراں کوٹ، گدلی، پٹیالہ، کھنہ۔ **آندھرا:-** حیدر آباد، سکندر آباد، کاچی کوڑا، محبوب نگر، چنتہ کنٹہ۔ **کیرلہ:-** کنانور سٹی، تردر، کالیکٹ، منگلور، پنگاڈی۔ **تامل ناڈو:-** چنئی۔ **جموں و کشمیر:-** پٹھانہ تیر، سری نگر، یاری پورہ، شورت، رشی نگر، کھار پورہ، ٹن مرگ، ناصر آباد۔ **بنگال و آسام:-** کلکتہ، بھرت پورہ، بہالا۔ **کرناٹک:-** بنگلور۔ **اتر پردیش:-** بجو پورہ، سہارنپور، امروہہ، نارنگ پور۔ **دہلی:-** دہلی۔ **ہریانہ:-** بھوانی، کھرک کلاں، لوہانی، دادری، رانی لا، لون، باس، سیمن، ڈمنال، جیند، ملک پور، پرڈانہ، یمنانگر، پیٹ واڑ، راج لی، نولتھا، اسماعیل آباد، ہتھلانہ، جھنجانہ، دالم والا۔ **اڑیسہ:-** کیرنگ، کٹک۔ **بہار:-** برہ پورہ۔ **مہاراشٹر:-** عثمان آباد۔ **ہماچل:-** ڈنگوہ، نادون، کھدبنجور۔

انصار مہمانان کی رہائش اور طعام کا انتظام مجلس انصار اللہ بھارت کے زیر اہتمام رہا۔ اسی طرح دونوں روز مجلس کی طرف سے بک سٹال لگایا گیا۔ شعبہ ایم ٹی اے نے پروگراموں کی ویڈیو ریکارڈنگ کی۔ اسی طرح ایلوپیتھی و ہومیو پیتھی کی طبی سہولیات بہم پہنچائی گئیں۔ متعدد ملکی اخباروں نے اجتماع کے متعلق خبریں نشر کیں۔ اسی طرح سٹی کیبل پر اجتماع کا اشتہار نشر کیا گیا۔

اللہ تعالیٰ اجتماع کے بہترین نتائج پیدا فرمائے اور اجتماع میں شریک ہونے والے اور کامیاب بنانے والے جملہ افراد کو اپنے افضال و برکات سے نوازے۔ آمین۔

(قریشی محمد فضل اللہ منتظم شعبہ رپورٹنگ)

بقیہ صفحہ :: (11)

جانا پڑے تو گھر کے اندر سے گزرنا پڑے گا۔ فرنٹ میں کھلا حصہ گھر میں Privacy کے لئے بہت موزوں ہے۔ اس کے باہر کی دیوار کی لمبائی 170 فٹ اور تعمیر شدہ رقبہ 830 مربع فٹ ہے۔ یہ پلان نمبر 2 کی نسبت زیادہ مہنگا ہوگا۔

آپ نے دیکھا کہ ایک ہی پلاٹ کے لئے کتنی مختلف شکلیں بن سکتی ہیں۔ ہر پلان کو آپ کی خاص ضرورت کے مطابق شکل دی جا سکتی ہے تا کہ اس گھر میں آپ اطمینان سے زندگی کے دن گزار سکیں۔ امید ہے یہ پلان آپ کے لئے مفید ثابت ہوں گے۔ ☆

نقشہ پلان نمبر2

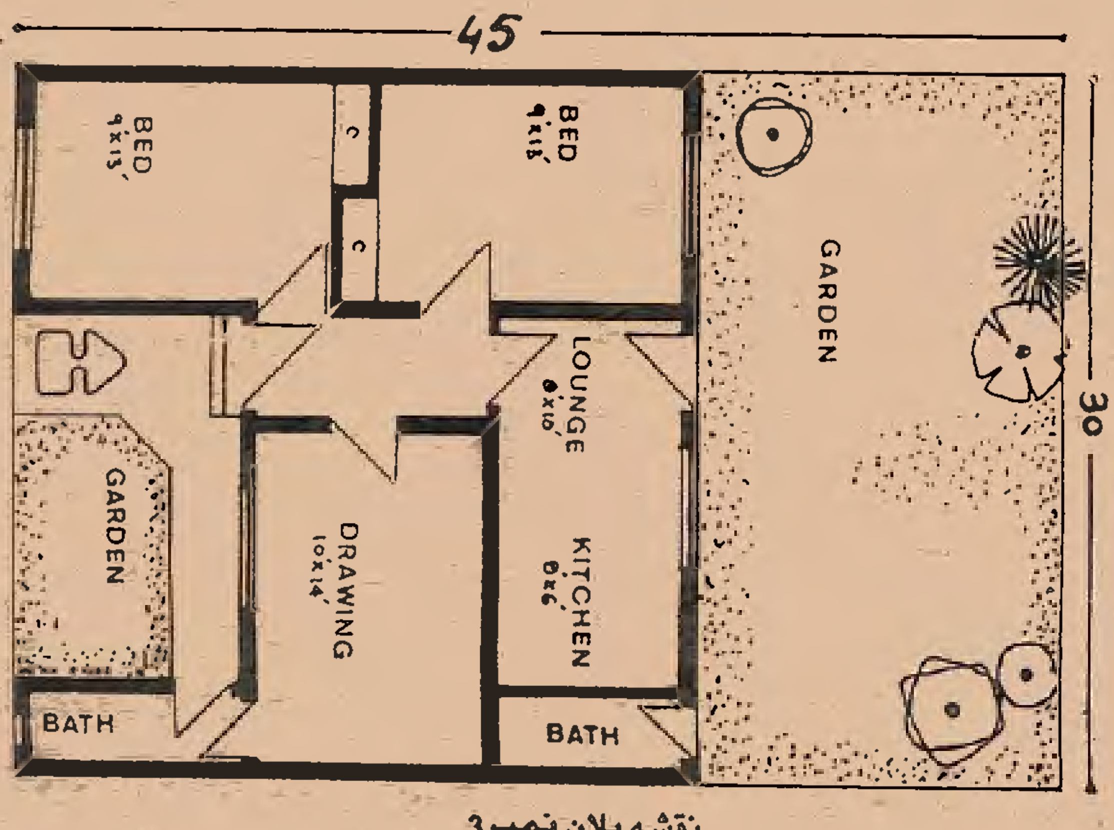

نقشہ پلان نمبر3

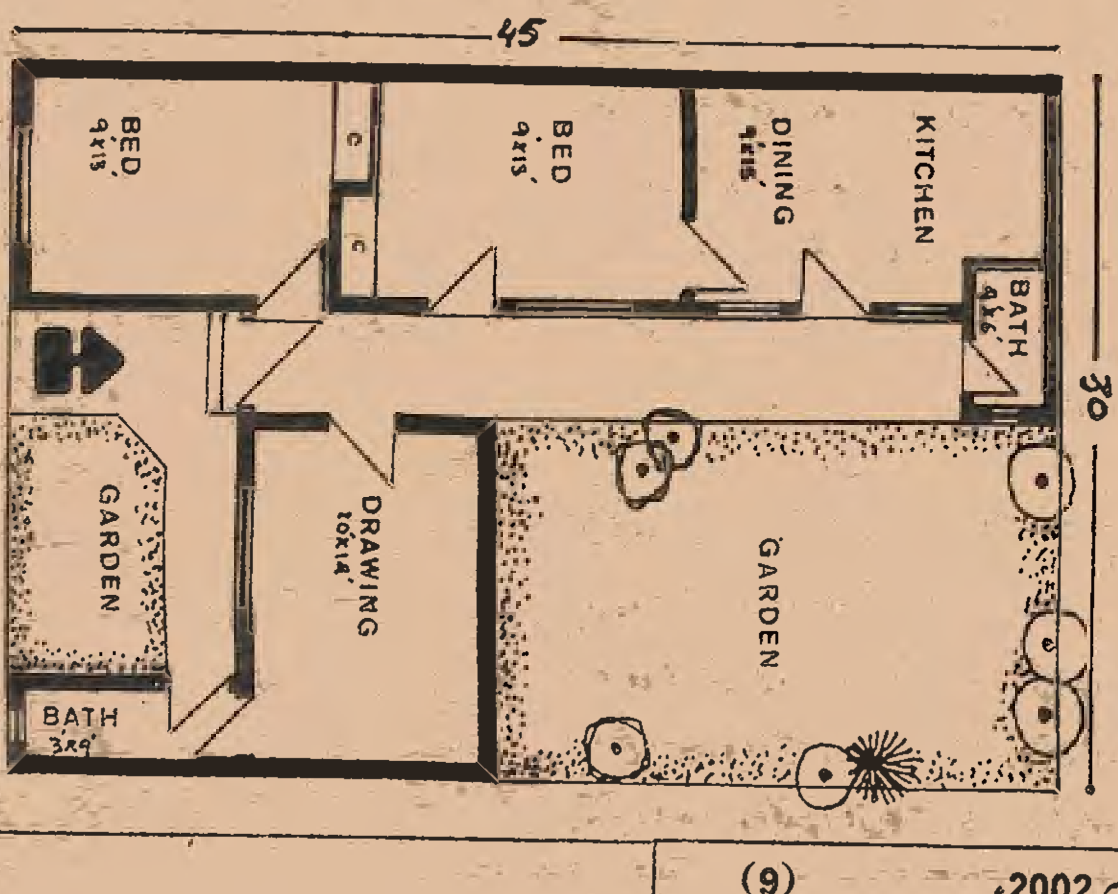

آٹو ٹریڈرز
Auto Traders
16 بینگولین کلکتہ 700001
دکان: 248-5222'248-1652'243-0794
رہائش: 237-0471'237-8468

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
اَطِعْ اَبَاكَ
اپنے باپ کی اطاعت کر
طالب دعا یکے از جماعت احمدیہ ممبئی

دربار رسالت کے پرستاروں کی
انقلابی سیرت

مکرم سید قیام الدین صاحب برق مبلغ بنارس

محفل میں جہاں شمع روشن ہوتی ہے پروانوں کا بے پناہ ہجوم اس پر قربان ہونے کیلئے چاروں طرف سے ٹوٹ پڑتا ہے اور اپنی سچی محبت کا ثبوت دیتے ہوئے شمع کی لو میں جل کر راکھ ہو جاتا ہے۔ پروانوں کی جاں نثاری اور فنافی العشق کی مثال ملنی مشکل ہے۔ انسان جو خلوص و محبت کا پتلا ہے وہ بھی ان پروانوں کی جاں نثاری پر عش عش کئے بغیر نہیں رہتا اور خود کو اس کے مقابلہ میں حقیر اور بزدل شمار کرتا ہے۔ لیکن بنی نوع انسان کے وہ فرد جن کو صحابہ کرام کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے انہوں نے شمع رسالت پر جو قربانی اور جاں نثاری کی ہے خود پروانوں کو ان پر رشک ہوتا ہے اور وہ اپنے عشق کو صحابہ کرام کے عشق نبی کے مقابلہ میں نامکمل اور غیر تام خیال کرتے ہیں۔ اصحاب رسولؐ نے شمع نبوت پر ایسی بھی قربانی پیش کرنے میں ذرا بھی تامل نہیں کیا جو طبعًا ان کے قبضۂ قدرت سے باہر تھی۔ چنانچہ حضرت عبداللہؓ نے جو صحابہ کرامؓ میں بہت اونچا مقام رکھتے تھے حضور نبی کریمؐ سے صاف، صاف الفاظ میں کہہ دیا تھا کہ لَوْ شِئْتَ لَجِئْتُ بِرَاسِہٖ۔ اگر آپ چاہیں تو میں ابھی اپنے باپ کا سر کاٹ کر لے آؤں۔ جی ہاں یہ وہی عبداللہ بن ابی ہیں کہ باپ انکا رئیس المنافقین کے نام سے یاد کیا جاتا تھا اور اسلام کی ترقی کی راہ میں ہمیشہ حائل رہا اور اس کی وجہ سے اسلام کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا لیکن جہاں تک باپ بیٹے کے رشتے کا تعلق ہے دنیا میں ہمیشہ اس کا لحاظ اور پاس رکھا جاتا ہے اور بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ اس رشتہ کو پس پشت ڈال کر مذہب یا کسی اور حقیقت کی پاسداری کی جاتی ہے۔ لیکن اسلام کا ایک جرعہ ان تمام رشتوں پر غالب آجاتا ہے اسلام کی انقلابی ذھنیت نے دل و دماغ میں ایسا انقلاب پیدا کر دیا کہ اسلام پر سب کچھ نثار و قربان کر دینے کے لیے جان و دل سے آمادہ تھے۔ رسول اللہ نے حضرت عبداللہ کی پیشکش کو رد کرتے ہوئے انکار فرمایا۔

حضرت عبداللہ کی یہ پیش کش محض قولی نہیں تھی بلکہ اگر ان کو دربارِ رسالت سے ذرا بھی ارشاد ملتا یا حضور نبی پاک کی ناراضگی کا خیال نہ ہوتا تو اپنی اس پیش کش کو عملی جامہ ضرور پہنا دیتے۔

۲) ایک مرتبہ حضرت زید بن وشنہ کو کفار نے گرفتار کر لیا اور قریش نے ان کو قتل کرنے کی غرض سے کفار سے خرید لیا۔ جب ان کو سولی کے تختہ کی طرف لیکر چلے تو راستہ میں سفیان بن حرب نے حضرت زید سے کہا زید! تجھے تیرے خدا کی قسم کیا تم نہیں چاہتے ہو کہ محمد کو پھانسی دی جائے اور تم اپنے گھر میں آرام سے بیٹھے رہو (دیکھنا یہ ہے کہ اس نازک وقت میں شمع نبوت کا پروانہ کیا جواب دیتا ہے) حضرت زید نے کہا خدا کی قسم میں تو یہ بھی نہیں چاہتا کہ میری رہائی کے بدلہ میں نبی کریمؐ کے پائے مبارک میں اپنے گھر کے اندر ایک کانٹا لگے یہ جواب سن کر ابوسفیان حیران رہ گیا اور کہا میں نے کسی کو بھی نہ دیکھا کہ دوسرے سے ایسی محبت رکھتا ہو جیسی کہ اصحاب محمدؐ محمدؐ سے رکھتے ہیں اسلام اور قران ایسا ہی ذہنی انقلاب اپنے شیدائیوں میں لانا چاہتے ہیں ایسے مجاہدوں کے مقابلہ میں مخالف طاقتیں میدان چھوڑ دیتی ہیں۔ یہ تھے آستانۂ نبوّت کے سچے پرستار جنہیں اپنی موت کو سامنے دیکھ کر بھی یہ گوارا نہ ہوا کہ دشمن اسلام ان کے سامنے اس قسم کے بیہودہ اور گستاخانہ سوال کریں جس سے حامل نبوت کی شان میں ایک گونہ گستاخی ظاہر ہوتی ہو۔ حضرت زیدؓ کا یہ جواب ان مشرکین کیلئے ایک ایسا سخت طمانچہ تھا جس کی تاب وہ کبھی بھی نہ لا سکے اور ایک حد تک کفار کی شکست کا پیش خیمہ بھی یہ جواب ثابت ہوا کیونکہ اس جواب نے کفار کو مرعوب ضرور کر دیا کہ ایسے ذہن و خیال والوں کا مقابلہ دشوار گزار مرحلہ ہے۔

3. جنگ احد ہو رہی ہے ہر طرف چمکتی ہوئی تلواریں نظر آ رہی ہیں، نیزے چل رہے ہیں، بھالے سینوں کو چھلنی کئے جا رہے ہیں، خون کے فوّارے بہہ رہے ہیں نہ باپ کو بیٹے کا تصور رہا ہے نہ بیٹے کو باپ کا جو سامنے آ گیا تیغ براں نے اس کا آخری فیصلہ کر دیا۔ اس ہولناک اور روح فرسا منظر میں ایک مومنہ میدان کارزار میں آتی ہے۔ انہیں معلوم ہو چکا ہے شوہر بھائی شہید ہو چکے ہیں وہ بے تابانہ دوڑ دوڑ کر لوگوں سے دریافت کرتی پھر رہی ہے کہ حضور نبی اکرمؐ کیسے ہیں جواب ملتا ہے بحمد للہ بخیر ہیں لیکن تسکین نہیں ہوتی لوگوں سے درخواست کرتی پھرتی ہے برائے خدا مجھے میرے نبی کریم کو دکھلا دو۔ جب ان کی نگاہ چہرہ مبارک پر پڑی تو فرط مسرت سے جوش میں آ کر چلا اٹھیں: كُلُّ مُصِيبَةٍ بَعْدَ ذَالِكَ جَلَلٌ یعنی آپ زندہ ہیں تو ہر مصیبت اور مشکل آسان ہے۔ اللہ اکبر! حضور اقدسؐ کے چہرے کی ایک جھلک بھائی شوہر کی موت کا غم مٹانے کیلئے کافی ہے اسی کا نام کامل انقلابی ذہنیت ہے جو عورت شمع نبوت پر اپنا تاج قربان کر سکتی ہے تو بھلا وہ مال و دولت عزّت و عظمت اور شان و شوکت کو قربان کرنے سے کیونکر دریغ کر سکتی ہے؟ آئیں محبت کا دعویٰ کرنے والے خدا کی نیک اور برگزیدہ بندی سے محبت رسول کا سبق حاصل کریں اور اپنی زندگی کو عشق و محبت کی حقیقی رونق سے معمور کریں۔

عروۃ بن مسعود ثقفی کو صلح حدیبیہ سے پیشتر قریش نے اپنا سفیر بنا کر بارگاہ رسالت میں روانہ کیا اور اسے تاکید کر دی کہ مسلمانوں کی حالت کا بنظر عمیق مطالعہ کرے اور آ کر بیان کرے۔ عروۃ نے واپسی پر بیان دیا کہ جب ان کے رسول وضو کرتے ہیں تو وضو کے بقیہ پانی پر صحابہ یوں ٹوٹ پڑتے ہیں گویا وہ ابھی آپس میں لڑ جائیں گے اور ان کے لعاب دہن کو زمین پر گرنے نہیں دیتے، وہ کسی نہ کسی کے ہاتھ پر روک لیا جاتا ہے جسے وہ فوراً اپنے چہرہ پر مل لیتا ہے۔ اگر وہ کوئی حکم دیتے ہیں تو تعمیل کیلئے سب دوڑ پڑتے ہیں وہ کچھ بولتے ہیں تو سب چپ چاپ کھڑے ہو جاتے ہیں۔ تعظیم کا یہ حال ہے کہ کوئی ان کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا ہے۔ آخر میں کہا کہ میں نے کسریٰ کا دربار دیکھا، قیصر کا بھی اور نجاشی کا بھی دربار دیکھ چکا ہوں مگر اصحاب محمد، محمد کی جو تعظیم کرتے ہیں وہ کسی بادشاہ کو اپنے دربار میں بھی حاصل نہیں۔

دشمنان اسلام کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق حسنہ پر تعجب کرنا اور سراہنا کوئی نئی بات نہیں ہے۔ جہاں تک آپکی ذات کا تعلق ہے کسی کو بھی آپ سے اختلاف نہیں تھا۔ سبھی آپ کے اخلاق حسنہ کے صدق دل سے قائل تھے اور تعظیم کرتے تھے۔ البتہ آپکی تعلیمات سے اہل مکہ کو سخت اختلاف تھا وہ کسی قیمت پر بھی اپنے آباؤ اجداد کے مذہب کو چھوڑ کر دین اسلام قبول کرنے کیلئے تیار نہیں تھے۔ جسکا لازمی نتیجہ یہ نکلا کہ کفار نے آپ سے بغض و عداوت اور کینہ و حسد رکھنا شروع کر دیا۔ اسکے باوجود جو لوگ ایام طفلی میں کچھ دنوں تک آپ کی صحبت میں رہے وہ ہمیشہ آپ کی تعریف و توصیف ہی کرتے رہے۔ چنانچہ نضر بن حارث جو دشمنان اسلام میں نمایاں حیثیت رکھتا تھا قریش سے کہا کرتا تھا کہ محمد بچپن میں تم میں سے سب سے زیادہ پسندیدہ سب سے زیادہ سچا اور سب سے بڑھ کر امانت دار مانا جاتا تھا۔ اب جبکہ اس کی داڑھی کے بال پک گئے اور اس نے اپنی تعلیم تمہارے سامنے پیش کی تو تم نے کہہ دیا کہ وہ ساحر ہے، نہیں نہیں بخدا وہ ساحر نہیں ہو سکتا۔ یہ تھی خدا کے پیارے برگزیدہ اور محبوب بندے اور رسول برحق کی شان جو صداقت، شفقت، اخوت اور مروت کے نمونے تھے جن کی ذات رحمت کا مجسمہ تھی۔ جنکا ہر قول و فعل حکمت میں ڈوبا ہوا تھا۔ جنکی تعلیم خدا کی وہ حیات بخش تعلیم تھی جو اس جہاں میں نازل ہوئی۔ حق و باطل کے مقابلہ میں حق ہمیشہ غالب رہا۔ تاریخ اسلام کے اوراق گواہ ہیں کہ آخر ان درندہ صفت انسانوں نے بھی حق کے سامنے گردن جھکا دی اور ان کو تسلیم کرنا پڑا کہ باطل کبھی حق کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ بس شرط یہ ہے کہ حق کا نام لینے والے حق کی صحیح نمائندگی کریں۔

جب حضرت زید بن حارثؓ جکو حضورؐ نے متبنیٰ بنایا تھا جب ان کے والد لینے آئے اور حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے انہیں اجازت بھی مل گئی کہ اگر وہ جانا چاہیں تو میری طرف سے اجازت ہے۔ اس وقت حضرت زید نے جس عظیم الشان فدائیت، عقیدت اور محبت و جاں نثاری کا مظاہرہ کیا وہ ایک ناقابل فراموش داستان ہے۔ انہوں نے اپنے والد سے صاف صاف الفاظ میں کہہ دیا کہ ''میں اس غلامی کو جس کے آگے شہنشاہی ماند ہے اس آزادی پر ترجیح دیتا ہوں جو عام انسانوں کو ہوتی ہے''۔ اگر دیکھا جائے تو حضرت زیدؓ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسی ایک جملہ میں ایک قربانی اور محبت کا ایک ایسا لازوال خزانہ پوشیدہ ہے جس کے بغیر عشق و محبت کی زندگی بدمزہ اور پھیکی ہو جاتی ہے۔ ماں باپ کو قربان کیا، اقارب و اعزہ کو فراموش کیا، مال و دولت اور قبیلہ سے دور ہوئے لیکن عشق نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھ سے نہ جانے دیا جس سے بڑھ کر ایک مرد مومن کیلئے دنیا میں کوئی اور دولت ہو ہی نہیں سکتی۔ یہ سب کچھ صرف اور صرف صحبت رسول کی پاکیزہ چھاپ تھی اور بس۔

غرض فدائیان اسلام نے قربانی اور جاں نثاری کا وہ حیرت انگیز مظاہرہ کیا جس پر عقل و دلیل سے یقین کرنا مشکل ہے۔ ہاں محبت اور مقصد سے آشنا دل ہی اسے مان سکتا ہے۔ کیونکہ یہ اس پر گزری ہوئی کیفیت ہے جس کی تشریح عقل و خرد سے ممکن نہیں۔

خدا رحمت کند بر عاشقان پاک طینت را

یہ عشق وفا اور محبت کی وہ مثالیں ہیں جو میدان کارزار میں اور میدان مقابلہ میں بھی نظر آتی ہیں۔ اور اسی مقصد کی حفاظت میں سب کچھ نثار کرنے پر آمادہ نظر آتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم کو یہ پاک نمونے اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

آپکے خطوط آپکی رائے

تحفظ ختم نبوت کا ایک بھی ممبر خدا کی پکڑ سے محفوظ نہیں۔

مجلس تحفظ ختم نبوت نیپال کی طرف سے شائع شدہ ایک پمفلٹ میں لکھا ہے:

''فضائل اعمال کے مصنف حضرت شیخ الحدیث مولانا ذکریا صاحب نے حضرت مولانا محمد علی جالندھری سے ارشاد فرمایا کہ اگر تمہارے جیتے جی قادیانیوں نے ایک بھی مسلمان کے ایمان پر ڈاکہ ڈال دیا تو قیامت کے دن تمہاری پکڑ ہوگی۔''

(پمفلٹ مجلس ختم نبوت میلی ٹیکو بلاک 294 کاٹھمنڈو نیپال)

مذکورہ اقتباس سے معلوم ہوتا ہے کہ تا حال تحفظ ختم نبوت کا ایک بھی ممبر خدا تعالیٰ کی پکڑ سے محفوظ نہیں کیونکہ محمد علی جالندھری کے زمانہ میں اور ان کے بعد ابتک کروڑوں مسلمان جماعت احمدیہ میں شامل ہو چکے ہیں۔

(طاہر الاختر مبلغ نیپال)

گھر کی تعمیر اور ڈیزائننگ کے متعلق نہایت مفید مشورے

﴿قسط-2-آخری﴾

﴿از مکرم چوہدری عبدالرشید صاحب آرکیٹیکٹ لندن﴾

بنیادی فیصلوں کے بعد آئیں اب دیکھیں کہ آگے کون کون سے پوائنٹ ہیں جن پر گھر کی تعمیر سے پہلے غور کرنا پڑتا ہے۔ جب پلان فائنل ہو جاتے ہیں تو سب سے پہلی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اب پتہ چلے کہ اس گھر کو مکمل کرنے میں کتنی اینٹیں، سیمنٹ، بجری اور لوہا وغیرہ خریدنا پڑے گا۔ یہ اس لئے بھی ضروری ہوتا کہ اس سے مختلف قسم کے Material کی قیمت معلوم کرنے میں بڑی مدد مل جاتی ہے۔ ذیل میں 3000 مربع فٹ کے ایک مکان میں مختلف سامان کی مقدار درج کی جاتی ہے اب اگر آپ کا مکان اس سے چھوٹا یا بڑا ہے تو آپ اس اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے سامان کے مقدار کی Adjustment کر سکتے ہیں۔

عام طور پر یہ دیکھا گیا ہے کہ اگر مکان کا سائز چھوٹا ہو تو کہہ دیا جاتا ہے کہ اس میں کسی آرکیٹیکٹ کی مدد کی کیا ضرورت ہے۔ لیکن یہ خیال درست نہیں۔ عام طور پر چھوٹے گھر بنانے والے احباب مالی طور پر اتنے خوش حال نہیں ہوتے۔ اس حالت میں ان کے لئے Professional مدد لینا مالدار لوگوں کی نسبت زیادہ ضروری ہے۔ کیونکہ ہر مرحلے پر بجٹ کے پہلو کو بہت کڑی نظر سے دیکھنا پڑے گا تا کہ روپے کا صحیح طور پر استعمال ہو اور کوئی سامان ضرورت سے زیادہ نہ خریدا جائے اور نہ استعمال ہو تا کہ زیادہ سے زیادہ بچت ہو سکے اور کل خرچ میں کمی لائی جا سکے۔ دوسری طرف اگر ایک مالدار آدمی اگر غیر ضروری اشیاء پر زیادہ رقم خرچ کر دیتا ہے تو اس کے لئے اس کی کوئی اہمیت نہیں۔

ہر ملک میں گھر کا اندازہ لاگت معلوم کرنے کے لئے ایک مربع فٹ/میٹر کی قیمت کی بناء پر اس کی کل لاگت لگائی جاتی ہے کیونکہ ایک مربع فٹ/میٹر کی قیمت ہر ملک میں مختلف ہے اس لئے یہاں کوئی مربع فٹ/میٹر کی لاگت دینا مناسب نہیں۔ لیکن ایک بنیادی اصول یاد رکھنے کے قابل ہے کہ گھر کے باہر والی دیوار کی کل لمبائی جتنی زیادہ ہوگی اس لحاظ سے اس کی کل قیمت بڑھ جائے گی۔ اس لئے آپ اگر چاہتے ہیں کہ گھر سستا بنے تو پلان Compact ہونا چاہیے اور کوشش ہو کہ کوئی غیر ضروری رقبہ اس پلان میں نہ آئے۔

اب میں آپ کے سامنے 6 مرلے پلاٹ کے تین مختلف ڈیزائن پیش کرتا ہوں۔ میں یہ ڈیزائن چھوٹے سائز کے پلاٹ سے شروع کر رہا ہوں کیونکہ ایسا محسوس کرتا ہوں کہ عام طور پر ان میں بجٹ تھوڑا ہوتا ہے لیکن غلطیاں زیادہ کی جاتی ہیں۔

پلان نمبر 1

یہ بہت ہی Compact پلان ہے۔ سارا گارڈن پچھلے حصہ میں چھوڑا گیا ہے۔ اور سائڈ سے پچھلے حصہ میں جانے کے لئے راستہ ہے۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ اگر آپ پچھلے حصہ سے باہر جانا چاہتے ہیں تو آپ کو گھر کے اندر سے نہیں گزرنا پڑے گا۔ اس میں صرف ایک ہی غسل خانہ ہے۔ شائد بعض دوست ایک اور غسل خانہ بنانے کے حق میں ہوں۔ اس پلان میں باہر کی دیوار کی کل لمبائی تقریباً 100 فٹ ہے۔ اور رقبہ جو تعمیر ہونا ہے وہ 630 مربع فٹ ہے۔

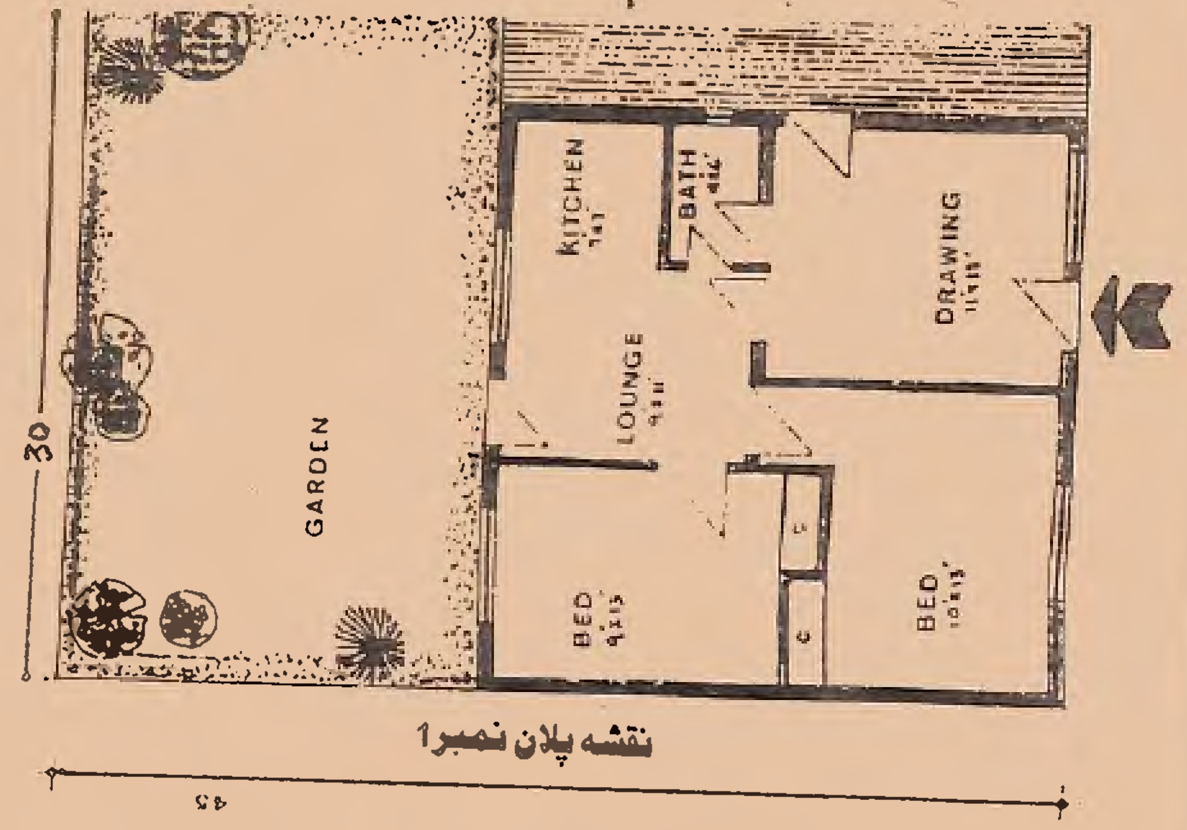

نقشہ پلان نمبر1

پلان نمبر 2

اس پلان میں پلاٹ میں سے کچھ حصہ آگے چھوڑ دیا گیا ہے اس کا فائدہ یہ ہے کہ اگر کوئی مہمان ملنے کے لئے آتا ہے تو اس سے آپ فرنٹ حصہ میں بیٹھ کر بات چیت کر سکتے ہیں۔ اس سے آپ کے گھر کے Privacy میں کوئی دخل اندازی نہیں ہوتی لیکن اس پلان میں کمی یہ ہے کہ اگر آپ کو پچھلے گارڈن سے باہر جانا ہو تو آپ کو گھر کے اندر سے گزر کر جانا ہوگا۔ غسل خانہ جو گارڈن کی طرف ہے اس میں کوئی کھڑکی نہیں دکھائی گئی اس کی Ventilation کا انتظام دروازے کے اوپر سے ہوگا۔ اس پلان کے باہر کی دیوار کی لمبائی 150 فٹ ہے۔ اور تعمیر شدہ رقبہ 760 مربع فٹ ہے۔ یہ پلان نمبر 1 سے کچھ مہنگا ہوگا۔

پلان نمبر 3

یہ پلان فرنٹ حصہ میں نمبر 2 کی طرز کا ہے۔ لیکن پچھلے حصہ میں کمرے ایک طرف بنا کر گارڈن کے حصہ کو لمبا رخ کر دیا گیا ہے۔ گرم آب و ہوا کے لئے بہت موزوں ہے۔ اس میں بھی اگر پچھلے گارڈن سے باہر

باقی صفحہ (9) پر ملاحظہ فرمائیں

INFORMATION SHEET

ROUGH QUANTITY OF MATERIAL TO BE USED IN THE CONSTRUCTION OF A HOUSE TOTAL COVERED AREA = 3,000 SQ. FT.

1.	Cement.	0.35 bags per sft.	=	0.35 x 3000	=	1,050	Bags.
2.	Bricks.	45 Nos. per sft.	=	45 x 3000	=	1,25,000	Bricks.
3.	Sands.	1.65 Cft. per sft.	=	1.65 x 3000	=	4,900	Cft.
4.	Steel.	3.35 Lbs. per sft.	=*	3.35 x 3000 / 2240	=	5.0	Tons.
5.		One frame + one door If all doors & windows in wood.	=	7 Cft.	=	300	Cft.
6.	Crush Bajri.	0.60 Cft. per sft.	=	0.60 x 3000	=	18,000	Cft.
7.	Brick ballast.	0.85 Cft. per sft.	=	0.85 x 3000	=	2,550	Cft.

8\. SPECIFICATION.

a.	Masonry	Below D. P. C	=	1:5.	(1.6 Also safe)
	"	Above D. P. C	=	1:6.	(1:8 Provide properly cured)
b.	Damp proof course 1½"		=	1:2:4.	Aggregate not to exceed ½"
c.	Cement concrete floor 1½" thick. If chips are to be used then the ratio in topping 1:2. CHIPS. 4.5 bags for 100 Sft.		=	1:2:4.	Base 1" Topping ½" 1: 1½:3
d.	Reinforced cement concrete floor/roof.		=	1:2:4	Aggregate not to exceed ¾" in thickness.
e.	Bajri under the foundation minimum 4" thick.	Ratio		1:6:12	
f.	Ceiling plaster 3/8" thick.	Ratio		1:3	
	Ceiling moulding	Ratio		1:2	
g.	Wall plaster ½" thick.	Ratio		1:4	
h.	Deep struck pointing.	Ratio		1:1	
i.	Boundry wall 4½" thick. Should not be built higher than 6 ft.	Ratio		1:4	

Generally 1,350 bricks are taken in 100 Cft. in masonry. A mason should be able to built 70 Cft. of wall per day, ~~in other~~ words should be able to lay about. 900 bricks per day

* (81.Lbs = 1.mand)

مجلس انصار اللہ بھارت کا 25واں دو روزہ سالانہ اجتماع

نہایت کامیابی و خیر و خوبی سے انعقاد پزیر ہوا۔

☆حضور انور ایدہ اللہ کی طرف سے دعائیہ خط موصول ہوا۔ نماز تہجد و درسوں کا خصوصی اہتمام☆ علماء سلسلہ کے خطابات☆ علمی و ورزشی مقابلہ جات اور ذکر الٰہی سے معمور لیل و نہار☆ 15 صوبوں کی 81 مجالس کے 135 نمائندگان کی شرکت

مجلس انصار اللہ بھارت کا دو روزہ 25واں سالانہ اجتماع 16-17 اکتوبر 2002ء کو ایوان انصار کی مشرقی جانب بنے وسیع پنڈال میں نہایت کامیابی اور شاندار روایات کے ساتھ انعقاد پزیر ہوا۔ الحمد للہ۔ اجتماع کے پروگرام ترتیب دینے، مجالس کو ان کی تفصیلات سے آگاہ کرنے نیز بہتر رنگ میں انتظامات کرنے کیلئے محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد صدر مجلس انصار اللہ بھارت نے درج ذیل اجتماع کمیٹی کی تشکیل فرمائی۔ مکرم ڈاکٹر محمد عارف صاحب نائب صدر صف اول صدر اجتماع کمیٹی، مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم سیکرٹری، مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر، مکرم مولوی فیض احمد صاحب، مکرم عبد العزیز صاحب اختر، مکرم ڈاکٹر دلاور خان صاحب، مکرم فرید احمد صاحب امروہی، مکرم یونس احمد صاحب ممبران۔

اس کمیٹی نے اجتماع کا جامع پروگرام مرتب کر کے مجالس کو اور اجتماع کے کاموں کو باحسن و خوبی انجام دینے کیلئے 17 مختلف شعبہ جات میں تقسیم کر کے منتظمین و معاونین مقرر کئے جنہوں نے نہایت خوش اسلوبی سے مفوضہ ڈیوٹیاں سرانجام دے کر اجتماع کو کامیاب بنایا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

16 اکتوبر پہلا روز:

اجتماع کے پروگراموں کا آغاز ساڑھے چار بجے باجماعت نماز تہجد کی ادائیگی سے ہوا جو محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب ناظم دار القضاء قادیان نے مسجد مبارک میں پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد محترم مولانا عنایت اللہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد نے ''نماز کی فرضیت واہمیت'' پر درس دیا۔ بعد ازاں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار پر محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد نے اجتماعی دعا کرائی جسمیں کثیر تعداد میں انصار اراکین نے شرکت کی۔ ساڑھے چھ بجے تلاوت قرآن مجید کیلئے وقفہ ہوا اور انصار نے اپنے گھروں میں جا کر تلاوت کی۔

افتتاحی تقریب:

پہلے روز کی افتتاحی تقریب سوا نو بجے اجتماع گاہ میں منعقد ہوئی۔ مہمان خصوصی حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان وقت مقررہ پر تشریف لائے۔ اراکین و مجلس عاملہ انصار اللہ بھارت نے آپکا استقبال اور گلپوشی کی۔ آپ نے سب سے پہلے لوائے انصار لہرایا اور اجتماعی دعا کرائی۔ بعد ازاں آپ سٹیج پر تشریف لائے اور افتتاحی تقریب کی صدارت فرمائی۔ آپکے ساتھ ہی محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت اور نائب صدر صاحبان صف اول و دوئم تشریف فرما ہوئے۔ اجلاس کی کاروائی کا آغاز مکرم قاری نواب احمد صاحب استاذ جامعۃ المبشرین کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ بعدہٗ مکرم مظفر اقبال صاحب انچارج احمدیہ لائبریری نے نظم پڑھی۔ بعد ازاں محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ نے بطور تبرک و نصائح حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ فرمودہ 2 فروری 2001ء سے اخلاق حسنہ کے متعلق ارشادات سنائے۔ بعد ازاں مکرم بشارت احمد صاحب حیدر نے مجلس انصار اللہ بھارت کی سالانہ رپورٹ بابت نومبر 2001ء تا اکتوبر 2002ء سنائی۔

ساڑھے دس بجے مہمان خصوصی حضرت صاحبزادہ صاحب نے خطاب فرمایا۔ آپنے سب سے پہلے حضور انور کی صحت کے بارے میں تازہ اطلاع دی اور فرمایا کہ جس طرح جسمانی زندگی کی علامت یہ ہے کہ ہر وقت دل حرکت میں رہے اور اس کے رک جانے سے انسان فنا ہو جاتا ہے۔ روحانی زندگی کا بھی یہی حال ہے۔ جبتک ذکر اور عبادت کا رشتہ خدا تعالیٰ کے ساتھ قائم ہے روحانی زندگی انسان کو حاصل ہے۔ یہ تعلق ٹوٹ جانے سے روحانی موت واقع ہو جاتی ہے۔ آپنے انصار اللہ کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ یہ ذمہ داری بہت محنت چاہتی ہے اور زندگی کے آخری وقت تک اسکے لئے کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ انصار ایک دو نسل کے بزرگ ہوتے ہیں اور بچے جس اطاعت اور فرمانبرداری سے ماں باپ، دادا کی بات مانتے ہیں دوسروں کی نہیں مانتے آپکے پیار اور عملی نمونہ کے نتیجے میں بچوں میں وہ تربیت اور اصلاح ہو سکتی ہے جو کسی اور طریق کے اختیار کرنے سے ممکن نہیں ہے۔ آپنے صحابہ کرام کی مثالیں دیتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ کے ارشادات کی روشنی میں نہایت حسین پیرایہ میں انصار اللہ کو انکی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور آخر پر حضور انور ایدہ اللہ کی صحت و درازئ عمر کیلئے دعا کی تحریک کرتے ہوئے اجتماعی دعا کروائی۔

افتتاحی تقریب کے بعد دوسرا پروگرام محترم عبد الحمید صاحب ٹاک امیر صوبہ کشمیر کی زیر صدارت شروع ہوا۔ مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب کی تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم ریحان احمد صاحب ظفر نے نظم سنائی اور مکرم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ بھارت نے صفات باری تعالیٰ کے موضوع پر اور مکرم مولانا محمد حمید کوثر صاحب استاذ جامعہ احمدیہ قادیان نے ''حقوق زوجین'' پر تقریر فرمائی۔ اسکے بعد نو مبائعین و نمائندگان نے اپنے تاثرات و ایمان افروز واقعات سنائے۔ صدارتی خطاب کے بعد اجلاس کی کاروائی اختتام پزیر ہوئی۔

نماز ظہر و عصر کے بعد جامعہ احمدیہ کے ہال اور برآمدہ میں جملہ انصار کو اجتماعی طور پر کھانا کھلایا گیا۔

دوسری نشست کا اجلاس اڑھائی بجے پنڈال میں منعقد ہوا۔ مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور کی تلاوت اور مکرم مولوی مظفر احمد صاحب فضل کی نظم خوانی کے بعد ''اصلاح معاشرہ اور انصار اللہ کا کردار'' عنوان پر مجلس مذاکرہ ہوئی۔ جسمیں مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب صدر مجلس انصار اللہ، مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر استاذ جامعہ احمدیہ، مکرم مولوی سلطان احمد ظفر صاحب ہیڈ ماسٹر جامعۃ المبشرین نے قرآن مجید و حدیث کی روشنی میں اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ جبکہ سیکرٹری کے فرائض مکرم برھان احمد صاحب ظفر ناظر نشر و اشاعت نے انجام دئے۔

مجلس مذاکرہ کے بعد مکرم چودھری عبد الرشید صاحب آرکیٹکٹ آف لندن کی زیر صدارت حسن قرأۃ کا مقابلہ ہوا جسکے بعد احمدیہ گراؤنڈ میں انصار کے ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔

رات سات بجے مسجد ناصر آباد میں مجلس شوریٰ انصار اللہ بھارت زیر صدارت محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت منعقد ہوئی۔ آپکے ساتھ مکرم برکات احمد صاحب سلیم ناظم انصار اللہ صوبہ کرناٹک نے تعاون کیا سیکرٹری کے فرائض مکرم منصور احمد صاحب چیمہ نے سرانجام دئے۔ شوریٰ میں 81 نمائندگان نے شرکت کی اور مجلس کے مالی و ترقیاتی امور پر اراکین کے مشورے لئے گئے۔ ایجنڈا میں صرف بجٹ زیر غور لایا گیا۔

دوسرا روز 17 اکتوبر:

دوسرے روز بھی اجتماع کے پروگراموں کا آغاز باجماعت نماز تہجد سے ہوا نماز فجر کے بعد ''انصار اللہ کی ذمہ داریاں'' عنوان پر مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر نے درس دیا۔ بعدہٗ بہشتی مقبرہ میں انصار کی اجتماعی دعا ہوئی۔

ٹھیک ساڑھے نو بجے زیر صدارت محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب اجلاس سوم کا آغاز مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم برکات احمد سلیم صاحب کی نظم خوانی سے ہوا۔ نظم کے بعد مکرم صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت نے خطاب فرمایا۔ آپ نے سب سے پہلے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجتماع انصار اللہ کے موقع پر آمدہ دعائیہ خط سنایا جو حضور انور نے اجتماع کی کامیابی کیلئے دعا کی درخواست کئے جانے پر ارسال کیا تھا۔ پھر آپنے اجتماع میں شامل ہونے والے نمائندگان کے اعداد و شمار بتانے کے بعد آیت قرآنی کنتم خیر امۃ اخرجت للناس کی روشنی میں انصار اللہ پر عائد ہونے والی ذمہ داریوں پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

اس خصوصی خطاب کے بعد مکرم پی ایم کویا صاحب آف کیرلہ کی صدارت میں تقاریر کا مقابلہ ہوا۔

اڑھائی بجے اجلاس چہارم کی کاروائی زیر صدارت مکرم برکات احمد صاحب سلیم ناظم انصار اللہ کرناٹک شروع ہوئی جسمیں انصار صف اوّل و دوم کا مقابلہ نظم خوانی ہوا۔ اسکے بعد مکرم عبد الباسط خان صاحب امیر صوبائی اڑیسہ کی زیر صدارت مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم کی تلاوت اور مکرم عبد العظیم صاحب آف چنتہ کنٹہ کی نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی جلال الدین صاحب نیر ناظر بیت المال آمد نے ''جماعت احمدیہ اور مالی قربانیاں'' عنوان پر خصوصی خطاب فرمایا۔ اسکے بعد انصار اللہ کے ورزشی مقابلہ جات اور اطفال کی دوڑیں اور دلچسپ کھیلیں ہوئیں۔

اختتامی اجلاس اور رسالہ ''انصار اللہ'' کی رسم اجرائی

اجتماع کی اختتامی تقریب کا انعقاد ساڑھے سات بجے اجتماع گاہ میں ہوا جسکی صدارت حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے فرمائی۔ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر کی تلاوت کے بعد مکرم صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت کی قیادت میں انصار نے عہد دہرایا۔ بعدہٗ مکرم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر درویش نے حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام سنایا۔ نظم کے بعد تین نو مبائع اراکین نے اپنے قبول احمدیت کے واقعات اور درپیش مخالفت و مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔

اسی دوران حضرت صاحبزادہ صاحب نے محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ کو مجلس انصار اللہ بھارت کی طرف سے شائع ہونے والے سہ ماہی رسالہ ''انصار اللہ'' کی ایک کاپی دے کر رسالہ کی اجراء کی رسم ادا فرمائی۔ یاد رہے کہ یہ رسالہ نصف ہندی اور نصف اردو میں شائع ہوگا۔

تقریب تقسیم انعامات:

رسم اجراء کے بعد اجتماع کے موقع پر مختلف علمی و ورزشی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے انصار کو حضرت صاحبزادہ صاحب اور محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت نے انعامات تقسیم کئے۔ تقسیم انعامات کے بعد مکرم وحید الدین صاحب شمس نائب صدر مجلس انصار اللہ بھارت نے احباب و مہمانان کا شکریہ ادا کیا۔

حضرت صاحبزادہ صاحب نے صدارتی خطاب میں اجتماع کی کامیابی پر جملہ اراکین و مہمانان کرام کو مبارک باد دی۔ آپنے فرمایا کہ خلافت احمدیہ سے وابستگی ہی ہماری زندگی کا نصب العین ہونا چاہئے۔ آپنے ایمان کی تازگی کے متعلق احادیث اور واقعات پیش کئے نیز اطاعت و فرمانبرداری کے جذبہ کے تحت اپنے فرائض انجام دینے کی تلقین فرمائی اور آخر پر اجتماعی دعا کرائی۔

امسال مجالس انصار اللہ بھارت میں حسن کارکردگی کے لحاظ سے مجلس انصار اللہ قادیان اوّل، کالیکٹ دوئم اور پلی پورم سوئم آئیں جبکہ موریا کنی، ترور، چنتہ کنٹہ کی مجالس انعام خصوصی کی حقدار قرار پائیں۔

منتظم صاحب شعبہ استقبال و رجسٹریشن کے مطابق امسال بھارت کے 15 صوبوں کی 81 مجالس

باقی صفحہ (9) پر ملاحظہ فرمائیں

جماعت احمدیہ امریکہ کے 53ویں جلسہ سالانہ کا انعقاد

علاقہ کے غیر مسلم معززین نے جماعت احمدیہ کے قیام امن کی خدمات پر خراج تحسین پیش کیا

جماعت احمدیہ امریکہ کا 53 واں جلسہ سالانہ 28 تا 30 جون 2002ء کو مسجد بیت الرحمٰن میری لینڈ میں منعقد ہوا۔ امریکہ کی مختلف ریاستوں سے 4500 سے زائد احباب اور کینیڈا، جرمنی، انگلستان اور پاکستان سے مہمانان نے بھی شرکت کی۔ 250 سے زائد غیر مسلم معززین نے شرکت کی۔ لیفٹیننٹ گورنر آف میری لینڈ سٹیٹ، سیرالیون مغربی افریقہ کے سفیر ناظم اعلیٰ منٹ گمری کاؤنٹی اور ایک پادری نے جماعت احمدیہ کی امن کی کوششوں کو سراہا۔ جلسہ کی افتتاحی و اختتامی تقریب دنیا بھر میں ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے ذریعہ براہ راست دکھائی گئی۔ جبکہ درمیانے دن کی کارروائی نارتھ امریکہ میں براہ راست دکھائی گئی۔

پہلا دن: بعد نماز جمعہ وعصر جلسہ سالانہ کا پہلا اجلاس ٹھیک ساڑھے چار بجے مکرم ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب قائم مقام امیر جماعت احمدیہ امریکہ کی زیر صدارت ہوا۔ تلاوت نظم کے بعد صدر اجلاس نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ اور مکرم ڈاکٹر خلیل احمد محمود ملک صاحب آف فلاڈلفیا نے ''اللہ تعالیٰ کی صفت سلام'' اور مکرم فلاح الدین شمس صاحب صدر جماعت احمدیہ شکاگو نے ''مسلمانوں کی عائلی زندگی کیسے بہتر بنائی جا سکتی ہے''، مکرم حسن حکیم صاحب صدر جماعت احمدیہ زائن نے ''اسلام رواداری کا مذہب ہے'' کے عنوان پر تقریر کی۔

دوسرا دن: پہلے اجلاس کی صدارت مکرم ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب صدر جماعت احمدیہ لاس اینجلیز نے کی اور مکرم عبد العلی صاحب نے ''جہاد کبیر''، مکرم علی مرتضیٰ صاحب نے ''حضرت مسیح موعود موجودہ زمانہ کے نوح ہیں''، مکرم مولانا داؤد حنیف صاحب نے ''احمدیت اسلام کی نشاۃ ثانیہ'' کے موضوع پر تقریر کی۔ دوسرا اجلاس مکرم منیر حامد صاحب نائب امیر کی صدارت میں ہوا جس میں مکرم محمد اسماعیل منیر صاحب نے ''حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی امن کے بارہ میں کوششیں'' کے عنوان پر تقریر کی۔

اس اجلاس میں 250 غیر از جماعت و غیر مسلم مہمانان تشریف لائے پہلی بار اتنی تعداد میں غیر مسلم مہمانان جلسہ میں شریک ہوئے اور بعض نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے جماعت کی خدمات کو سراہا۔ بعدہٗ جناب Rev. Ted Durr جو امریکہ میں چرچ کے سینئر پادری ہیں اور کونٹی کے ناظم اعلیٰ مسٹر ڈگلس نے تقریر کی اور جماعت احمدیہ کی بنی نوع انسان کی خدمات اور قیام امن کی کوششوں کو سراہا۔ (یہ تاثرات قارئین بدر گذشتہ اشاعت میں ملاحظہ فرما چکے ہیں)

اسکے بعد سیرالیون (مغربی افریقہ) کے سفیر نے تقریر کی اور جماعت کی طبی، تعلیمی اور خدمت خلق کے کاموں کو سراہا۔

بعدہٗ میری لینڈ کی لیفٹیننٹ گورنر کیتھلین کینیڈی ٹاؤنسنڈ نے تقریر کی۔ یہ پہلا موقعہ ہے کہ جلسہ سالانہ کے موقع پر حکومتی سطح پر کسی اعلیٰ عہدیدار نے جلسہ میں شرکت کی۔

اجلاس کی آخری تقریر ابراہیم نعیم صاحب نے ''آنحضرت ﷺ امن کا شہزادہ'' کے عنوان پر کی۔

اس اجلاس کے اختتام پر معززین اور مہمانان کو ڈنر پیش کیا گیا۔ عشائیہ کے دوران دلچسپ مجلس سوال و جواب ہوئی۔ بعض مہمانوں نے کہا ہمارے لئے یہ پہلا موقع ہے کہ ہم کسی اسلامی فنکشن میں شامل ہوئے ہیں۔ آج ہم نے اسلام کی تعلیم کے بارہ میں بہت کچھ جانا ہے اور جلسہ میں شریک ہو کر بہت خوشی محسوس کر رہے ہیں اس سے مزید بھائی چارے کی فضا قائم ہوگی۔

تیسرا دن: آخری اجلاس کی صدارت مکرم ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب قائم مقام امیر جماعت امریکہ نے کی اور مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مبلغ سلسلہ کینیڈا نے ''وقف زندگی کی اہمیت اور کینیڈا میں جامعہ احمدیہ کا اجراء''، مکرم ڈاکٹر کلیم ملک صاحب آف شکاگو نے ''قرآن مجید انسانیت کیلئے آخری لائحہ عمل''، اور مکرم اظہر حنیف صاحب مبلغ سلسلہ فلاڈلفیا نے ''خلافت بنی نوع انسان کی وحدت کیلئے ایک فعال لیڈر شپ'' تقریر کی۔ آخر پر صدر اجلاس نے خطاب فرمایا۔

جلسہ سالانہ

﴿لجنہ اماء اللہ یو ایس اے﴾

لجنہ اماء اللہ یو ایس اے نے جلسہ کے دوسرے دن اپنے دو الگ اجلاس منعقد کئے۔ جبکہ پہلے اور آخری دن کی کارروائی مشترکہ تھی۔ صدر لجنہ اماء اللہ یو ایس اے شہناز بٹ صاحبہ کی صدارت میں پہلا اجلاس ہوا اور 6 تقریریں ہوئیں۔ دوسرے سیشن میں چار تقریریں ہوئیں خواتین کے جلسہ میں سو کے قریب مہمان خواتین تشریف لائیں۔ نمائش بھی لگائی گئی۔ دوران سال نمایاں کام کرنے والی لجنات کو انعامات دئے گئے۔ لوکل اخبارات کے علاوہ تین اردو اخبارات نے جلسہ کو کوریج دی۔

(ڈاکٹر خالد احمد عطا میری لینڈ امریکہ)

آئرلینڈ کے پہلے تاریخی جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد

(ڈاکٹر علیم الدین ۔ صدر جماعت احمدیہ آئرلینڈ)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ آئرلینڈ کا پہلا تاریخی جلسہ سالانہ مورخہ ۲۲/ ستمبر ۲۰۰۲ء بروز اتوار Great Southern Hotel جو کہ ڈبلن ائیرپورٹ پر واقع ہے میں منعقد ہوا۔ جلسہ سالانہ سے دو روز قبل مکرم ڈاکٹر آصف ظفر صاحب کے گھر کے صحن میں ایک مارکی لگا دی گئی اور اس جگہ کو ایک جلسہ سالانہ کے مرکزی سنٹر کی حیثیت دی گئی۔

مورخہ ۲۰/ ستمبر بروز جمعۃ المبارک مغرب اور عشاء کی نمازوں کی باجماعت ادائیگی کے ساتھ اس سنٹر کا باقاعدہ آغاز کر دیا گیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جمعۃ المبارک کی شام سے لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بھی آغاز کر دیا گیا۔ یہ سنٹر مہمانوں کے لئے Reception، طعام اور نمازوں کی ادائیگی کے لئے مرکز بنا رہا اور جلسہ سالانہ کا ماحول پیدا کرنے میں بڑا ہی اہم ثابت ہوا۔

جلسہ کے لئے ہوٹل کے دو بڑے ہال کرایہ پر لئے گئے۔ اور مورخہ ۲۲/ ستمبر کو جلسہ کے شروع ہونے سے دو گھنٹے قبل خدام کی ایک ٹیم نے ان ہالز کی تزئین و آرائش کی۔ ہالوں سے ملحقہ لابی میں ایک چھوٹی سی نمائش کا اہتمام بھی کیا گیا تھا جس میں مختلف تصاویر اور کتب سلسلہ وغیرہ کی نمائش کی گئی۔ اسی طرح ہومیو پیتھی فرسٹ ایڈ کا ایک سٹال بھی لگایا گیا۔

جلسہ سالانہ کا آغاز ساڑھے نو بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو کہ مکرم حافظ فضل ربی صاحب نے کی ۔ اس کا انگریزی ترجمہ مکرم حارث احمد صاحب (آئرش نو احمدی) نے کیا۔ اس کے بعد مکرم نسیم احمد صاحب باجوہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام اور اس کا انگریزی ترجمہ بھی پیش کیا۔ اس کے بعد خاکسار صدر جماعت آئرلینڈ نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور جلسہ کی اغراض و مقاصد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں بیان کئے۔ اس کے بعد مکرم ابراہیم نونن صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ یو۔ کے نے ''یورپ میں احمدی بچوں کی تعلیم و تربیت'' کے موضوع پر تقریر کی۔ اور مکرم عبد الغنی صاحب جہانگیر نے اشاعت اسلام کے موضوع پر ایک علمی تقریر کی۔

اس تقریر کے بعد دس منٹ کا وقفہ دیا گیا۔

وقفہ کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا وہ تاریخی خطبہ سنایا گیا جو حضور نے ۱۹۸۹ء میں اپنے دورہ آئرلینڈ کے دوران گالوے مشن ہاؤس کے افتتاح کے موقع پر ارشاد فرمایا تھا۔ اس خطبہ کی انگریزی ترجمہ کی کیسٹ ایک علیحدہ ہال میں ان دوستوں کو سنائی گئی جو اردو نہیں سمجھتے تھے۔

حضور کے اس آڈیو خطاب کے بعد مکرم رفیق احمد صاحب حیات ، امیر جماعت احمدیہ انگلستان اور آئرلینڈ نے نظام جماعت کی اہمیت اور دیگر امور کے بارہ میں احباب کو قیمتی نصائح سے نوازا۔

اس تقریر کے بعد وقفہ ہوا جس میں خواتین نے اپنے ہال میں لجنہ اماء اللہ اور ناصرات کے لئے ایک علیحدہ سیشن منعقد کیا۔

اسی موقعہ پر آئرلینڈ میں مجلس انصار اللہ کا قیام بھی عمل میں لایا گیا۔ ظہر و عصر کی نمازوں کے بعد کھانا پیش کیا گیا۔

جلسہ کے دوسرے اجلاس کی کارروائی کا آغاز سوا تین بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم حافظ فضل ربی صاحب نے کی اس کے ترجمہ کے بعد مکرم مرزا عبد الوحید صاحب نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا منظوم کلام پیش کیا۔ نظم کے بعد مکرم نسیم احمد صاحب باجوہ نے ''آئرلینڈ میں احمدیت'' کے عنوان سے تقریر کی۔ بعدہٗ مکرم رفیق احمد حیات صاحب ''اسلام اور انسانی خدمت'' کے موضوع پر تقریر کی جس میں قرآن کریم کی مختلف آیات کی روشنی میں اس مضمون کو کھول کر بیان کیا۔ مکرم امیر صاحب کی تقریر کے بعد ایک مجلس سوال و جواب ہوئی۔

جماعت احمدیہ آئرلینڈ کے اس پہلے جلسہ کی کل حاضری ۱۷۰ تھی جس میں ۱۰۰ کے قریب مرد حضرات تھے اور باقی مستورات اور بچے تھے۔ آئرلینڈ کے مقامی احباب کی تعداد تقریباً ۹۲ تھی۔ باقی سب باہر سے تشریف لانے والے مہمان تھے۔

اس جلسہ کے موقعہ پر آئرلینڈ میں قائد مجلس خدام الاحمدیہ، زعیم مجلس انصار اللہ اور صدر لجنہ اماء اللہ آئرلینڈ کا انتخاب بھی عمل میں آیا۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ آئرلینڈ کے اس جلسہ کو بہت بابرکت فرمائے اور آئرلینڈ کی جماعت کو نمایاں ترقیات سے نوازے۔

......﴿اعلان نکاح﴾......

مکرم سیٹھ محمد بشیر صاحب حیدرآباد کے صاحبزادے مکرم محمد فضل احمد شعیب صاحب کا نکاح مکرم ڈاکٹر نظام الدین صاحب آف لبنہ (مدھیہ پردیش) کی صاحبزادی مکرمہ آفریدہ نفیس صاحبہ کے ساتھ ایک لاکھ گیارہ ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج کیرلہ نے رائے پور میں مورخہ 16 اکتوبر 2002ء بروز بدھ پڑھا۔ کثیر تعداد میں غیر احمدی احباب بھی شامل ہوئے۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ اعانت بدر 200 روپے۔ (بشارت احمد حیدر قادیان شعبہ رشتہ ناطہ)

دلتوں کو نہ مندر جانے دیا جاتا ہے اور نہ مذہب تبدیل کرنے کی اجازت ہے

آل انڈیا کرسچن کونسل کے جنرل سیکرٹری، کیتھولک یونین کے رکن جان دیال نے تبدیلی مذہب آرڈیننس پر اپنے ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس آرڈی نینس کی ضرورت نہ پہلے کبھی تھی اور نہ آج ہے۔ یہ محض سنگھ پریوار کو خوش کرنے کی ایک کوشش ہے۔ سنگھ پریوار کو خوش کرنے کے پس پردہ کیا ڈیل ہوتی ہے یہ تو آنے والا وقت ہی بتائے گا۔ البتہ اس اقدام کے ذریعہ جے للتا نے اپنا ہندوتو انگھوٹا دکھا دکھا دیا ہے۔ جان دیال جو ان دنوں سنگاپور کے دورے پر ہیں نے آج اردو ٹائمز کو ٹیلی فون پر بتایا کہ یہ آرڈی نینس دراصل شخصی آزادی پر حملہ اور حقوق انسانی کی خلاف ورزی ہے اس لئے ہم لوگ اس آرڈی نینس کے نکات کا جائزہ لے رہے ہیں تاکہ سپریم کورٹ میں اسے چیلنج کیا جاسکے۔ دہلی کیتھولک آرک ڈائسس کے ترجمان فادر ڈاکٹر ڈومنگ امانویل نے لالچ دیکر کرسچن مذہب قبول کرنے کے الزام کی تردید کرتے ہوئے سوال کیا کہ لالچ کسے کہیں گے؟ لوگوں کی خدمت یا لوگوں کو خواندہ بنا کر اچھا انسان بنانے کی کوشش کو۔ تمل ناڈو حکومت نے مندروں میں مفت کھانے کی جو سکیم شروع کی ہے کیا وہ لالچ نہیں ہے۔ لالچ کی آڑ میں اقلیتوں کو بدنام کرنے کی سازش چل رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری تشویش تبدیلی مذہب آرڈیننس نہیں ہے بلکہ اقلیتوں کو بلاوجہ کرمنل بنانے کی جو سازش رچی جارہی ہے اس کو لیکر ہے۔

معروف دلت لیڈر و سابق پروفیسر دہلی یونیورسٹی ڈی پریم پتی کا کہنا ہے کہ جے للتا اس کے ذریعہ این ڈی اے میں سے ڈی ایم کے کو نکلوا کر خود شامل ہونا چاہتی ہے اس لئے یہ سیاسی کھیل ہے۔ ان کا ماننا ہے کہ تمل ناڈو کے اس آرڈیننس کا اثر دلتوں پر پڑے گا۔ کیونکہ جنوبی ہند میں آندھرا پردیش، کیرالہ اور تمل ناڈو کے علاقوں میں دلت کرسچن میں شامل ہورہے ہیں۔ ایسا وہ اس لئے پسند کرتے ہیں کیونکہ ان کے رشتہ دار پہلے سے کرسچین میں موجود ہیں۔ اس کے برعکس شمالی ہندوستان کے لیڈر چاہتے ہیں کہ دلت بدھ ازم کا سہارا لیں۔

معروف دلت صحافی و دانشور وی بی راؤت نے نمائندے سے بات کرتے ہوئے کہا کہ گزشتہ دنوں جھجر میں گائے مارنے کے الزام میں 5 دلت مارے گئے تو آچاریہ گری راج کشور نے کہا کہ ہم گائے کے بدلے کسی کی بھی جان لے سکتے ہیں۔ راجستھان کے کنویں سے دلت کو پانی لینے کی اجازت نہیں ہے اس کے لئے وہ شاشتروں کا حوالہ دیتے ہیں۔ دلتوں کو جو پسند ہو وہ اختیار کریں انہیں شاشتروں میں جانا ہے یا نماز پڑھنا ہے اس کا فیصلہ وہ کریں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ تبدیلی مذہب سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔ ویسے یہ آدمی کی اپنی مرضی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ یہ آرڈی نینس دراصل ہندو کمیونٹی کے اختلافات کو روکنے کی بھی کوشش ہے انہوں نے سوال کرتے ہوئے کہا کہ دلت کو مندر میں نہیں جانے دیں اور مذہب بھی تبدیل نہ کرنے دیں۔

عالمی شہرت یافتہ ماہر بدھ ازم اور دہلی یونیورسٹی کے پالی، پراکت اور بدھسٹ اسٹڈیز کے سابق سربراہ پروفیسر سنگھاسین جو کہ خود تقریباً 15 سال قبل تبدیلی مذہب کرتے ہوئے مشرف بہ اسلام ہو چکے ہیں نے اس آرڈی نینس کو غیر ضروری بتایا ان کے خیال میں اس کا مقصد ڈرانا، دھمکانا اور خوف و ہراس پیدا کرنا ہے تاکہ اقلیتیں ڈر جائیں اور اکثریت کو شامل جائے انہوں نے تبدیلی مذہب میں لالچ کی بات کی تردید کرتے ہوئے کہا کہ اگر ایسا ہوتا تو زیادہ تر لوگ انگلینڈ وغیرہ پہنچ جاتے لیکن ایسا نہیں ہوتا ہے بلکہ صحیح بات یہ ہے کہ تبدیلی مذہب کے بعد ان کی حالت میں کوئی خاص فرق نہیں آتا سوائے اس کے کہ صفائی وغیرہ بڑھ جاتی ہے۔ اگر کچھ معاملوں میں لالچ دی جاتی ہے تو مجھے نہیں معلوم۔ میتھلی کے شاعر اعظم ودیاوتی کے وطن سے تعلق رکھنے والے معروف میتھلی برہمن اسکالر و ایسوسی ایشن آف انڈیا افریقت کے چیئرمین اوما شنکر جھا نے اسے سیاسی کھیل بتاتے ہوئے کہا کہ سونیا کو ودیشی بتانے اور کرونا ندھی کو کنارے لگانے جیسی کوششیں اس سلسلے کی کڑی ہیں۔ ماضی میں مدھیہ پردیش میں کانگریس حکومت کے ذریعہ اس طرح کے بل پر اپنے ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس سے پورا ملک جڑا ہے اس لئے اس پر آرڈی نینس سے پہلے بحث کرائی جائے اور یہی جمہوری طریقہ ہے۔ مذکورہ آرڈینیس کو بعض مبصرین سنگھ پریوار کے اس مسئلہ پر واضح موقف اور تقریباً دو سال قبل وزیر اعظم اٹل بہاری باجپئی کی تبدیلی مذہب کے موضوع پر ملک گیر بحث کی تجویز کی روشنی میں دیکھ رہے ہیں۔ لہذا یہ بات قابل ذکر ہے کہ آرڈی نینس کی ہندوقدامت پسند تحریکات، تنظیموں و افراد کی جانب سے کھل کر حمایت کی جارہی ہے۔ بی جے پی صدر وینکیا نائیڈو بھی آر ایس ایس ترجمان ایم جی ویدیا سے اتفاق کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ وقت کی اہم ضرورت ہے اور مرکز و دیگر ریاستوں کو چاہئے کہ وہ بھی اس قسم کے قوانین بنائیں۔ کانچی کاماکوٹی پیٹھ کے شنکر آچاریہ جیندر سرسوتی سوامی نے کہا کہ یہ آرڈی نینس سماج میں امن بھائی چارہ اور ہم آہنگی بنائے رکھنے میں معاون ثابت ہوگا لیکن یہ مقصد صرف آرڈی نینس لانے سے پوا نہیں ہوگا جب تک اس کے نفاذ میں عوامی تعاون نہ حاصل ہو۔ وشو ہندو پریشد کے انٹرنیشنل نائب صدر ایس وید ہتم نے کہا کہ ہر وہ شخص جو فرقہ وارانہ جھگڑوں کو روکنا چاہتا ہے اسے اس آرڈینس کا استقبال کرنا چاہئے۔ مرکزی وزیر محنت صاحب سنگھ ورما نے اسے ایک خوش آئند قدم بتایا اور چند روز قبل اپنے چینی دورے کے دوران کہا کہ تامل ناڈو کی وزیر اعلیٰ جو کہتی ہے اس میں وزن ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ وہ اس ضمن میں وزیر اعظم سے گفتگو کریں گے..... ☆

گجرات کے چیف منسٹر نریندر مودی کی اسلام اور مسلمانوں کے خلاف اشتعال انگیز تقریر

''گورویاترا'' کے دوران نریندر مودی نے کہا ''ہم ان کے لئے کیا کریں؟ ریلیف کیمپ چلائیں؟ بچے پیدا کرنے کے مرکز قائم کریں؟ وہ ہم پانچ ہمارے پچیس پر عمل کرتے ہیں۔'' جو لوگ تیزی سے اپنی آبادی خطرناک حد تک بڑھا رہے ہیں انہیں سبق سکھانا چاہئے'' مودی کی یہ مسلم دشمن اور اسلام مخالف اشتعال انگیز تقریر جھوٹے اور بے بنیاد پروپیگنڈے کا شاہکار ہے۔ ہندوؤں کو مسلمانوں کو سبق سکھانے کے لئے اُکسایا گیا ہے جس سے دہشت گردی کی بو آتی ہے۔ یہ تقریر جارحانہ حملہ ہے مسلمانوں پر، ان کے پرسنل لاء پر، اور تعدد ازدواج کی اجازت پر، 1991ء کی مردم شماری کے اعداد و شمار کی رو سے مسلمانوں سے زیادہ ہندو تعدد ازدواج پر عمل پیرا ہیں۔ مسلمانوں کی انتہائی خراب معاشی حالت کی وجہ سے ان میں تعدد ازدواج پر عمل نہیں کے برابر ہے۔ مسلمانوں پر'' تیزی سے اپنی آبادی خطرناک حد تک بڑھانے'' کا الزام سراسر جھوٹ ہے۔ مسلم پرسنل لاء میں تعدد ازدواج کی جو عدل کے ساتھ مشروط اجازت ہے اس کے خلاف بے بنیاد گمراہ کن پروپیگنڈا کر کے سنگھ پریوار یکساں سول کوڈ کے لئے جواز پیدا کرنا چاہتا ہے۔ تعدد ازدواج پر ہر مذہب اور ہر ملک میں عمل ہو رہا تھا۔ ہندوستان میں بھی اس کا رواج تھا اسلام نے بیویوں کی تعداد چار تک محدود کر کے عائلی قوانین میں ایک انقلابی اور اصلاحی اقدام کیا تھا۔ لامحدود تعدد ازدواج کو اسلام نے عدل و انصاف کی شرط کے ساتھ چار تک محدود کر دیا۔ اسلام میں تعدد ازدواج حکم نہیں بلکہ عدل کے ساتھ مشروط اجازت ہے۔ سماج کو برائیوں سے بچانے کے لئے اسلام نے اس کی مشروط اجازت دی ہے۔ ایسا انسانی فطرت اور انفرادی ضروریات و مصلحتوں کے پیش نظر کیا گیا ہے۔ فرض کیجئے ایک خاتون بانجھ ہے یا مستقل مریضہ ہے تو غیر اسلامی عائلی قوانین کی رو سے اسے ایسی بیوی کو طلاق دینا ہوگی تب ہی وہ دوسری شادی کر سکتا ہے لیکن مسلم پرسنل لاء کی رو سے وہ بانجھ یا بیمار بیوی کو طلاق دیے بغیر دوسری شادی کر سکتا ہے۔ ظاہر ہے یہ دوسری صورت ہی مبنی بر انصاف ہے۔ بانجھ یا بیمار ہونا عورت کا قصور نہیں جس کی اسے سزا دی جائے لیکن اگر اسلامی تعدد ازدواج پر پابندی لگ جاتی ہے تو پہلی غیر منصفانہ اور ظالمانہ صورت ہی باقی رہ جائے گی جو عورتوں پر صریح ظلم کے مترادف ہے۔ ایسے حالات میں اگر دوسری شادی کی قانونی گنجائش نہ ہو تو مرد بازاری عورتوں سے تعلقات کرے گا اور سماج کو گندہ کرے گا۔ اسلامی تعدد ازدواج کی مشروط اجازت سماج کو جنسی بے راہ روی، بداخلاقی اور فحاشی سے بچاتی ہے ☆ (اردو ٹائمز ممبئی ۲۵ اکتوبر ۰۲ء)

(مرسلہ عقیل احمد سہارنپوری۔ انچارج شولاپور مہاراشٹر)

تمل ناڈو اسمبلی نے تبدیلی مذہب بل پاس کرلیا

یو این آئی کی ایک خبر کے مطابق تمل ناڈو اسمبلی نے آج تین گھنٹے کی گرما گرم بحث کے بعد متنازعہ انسداد تبدیلی مذہب بل 2002 منظور کرلیا۔ ایوان میں یہ بل سی پونیان نے پیش کیا اور اپوزیشن پارٹیوں میں صرف بی جے پی نے اس کی حمائت کی۔ جناب پونیان کی طرف سے بل پیش کئے جانے کے بعد سپیکر کے. کالی متھو نے اسے صوتی ووٹنگ سے منظور کرلیا۔ لیکن اپوزیشن نے ووٹنگ پر زور دیا جس کے بعد ایوان کے دروازے بند کرنے اور انفرادی ووٹ دینے کا حکم دیا گیا۔ اس بل کو 73 کے مقابلے 140 ووٹوں کی زبردست اکثریت سے منظور کرلیا گیا۔ وزیر اعلیٰ جیہ للتا نے ایوان کو یقین دلایا کہ اس بل کا مقصد اقلیتوں یا کسی مذہب کو نشانہ بنانا نہیں ہے بلکہ اس کا مقصد دلتوں کا تحفظ ہے اور عوام کی حفاظت اور نظم و ضبط کو قائم رکھنا ہے۔ بی جے پی کو چھوڑ کر تمام اپوزیشن نے اس بل کی مخالفت کی۔ ☆

احمدیوں کے خلاف غلط پروپیگنڈا کرنے کے جرم میں تبلیغی جماعت کے تین ملا گرفتار

شولاپور (نمائندہ) گزشتہ تین سال سے صوبہ مہاراشٹر کے ضلع شولاپور علاقہ اکلکوٹ میں جماعت احمدیہ کی طرف سے ہورہے خدمت خلق کے کام سے علاقہ کے ہی کٹر پنتھی تبلیغی جماعت میں مخالفت کی لہر دوڑ رہی ہے اور اس علاقہ میں کام کررہے احمدی مبلغین کو قتل کی دھمکیاں دے کر علاقے سے بھگانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ گزشتہ دنوں انہیں تبلیغیوں کے ایک گروپ کو موضع ساتن دودھنی Satan Dudhni سے احمدیہ جماعت کے خلاف پروپیگنڈا کرتے ہوئے موقع پر ہی جناب جادھو صاحب پولیس سب انسپکٹر علاقہ اکلکوٹ نے گرفتار کیا تھا مگر بعد میں کچھ معززین کی ضمانت پر علاقہ میں کسی بھی طرح کی بدامنی نہ کرنے کی وارننگ دے کر ان کو رہا کر دیا گیا کسی طرح کی قانونی کاروائی نہ ہونے کی وجہ سے یہ کٹر پنتھی بے خوف ہو کر احمدیوں کے خلاف عوام میں غلط پروپیگنڈا کر کے علاقہ کی فضا خراب کرنے کی کوشش کررہے تھے۔ ان تمام تر معاملات کی اطلاع ملتے ہی جناب سنجیو کمار سنگھل صاحب آئی پی ایس ضلع پولیس کپتان ایس ایس پی شولاپور نے انسپکٹر و انچارج پولیس سٹیشن اکلکوٹ کو فوری طور پر ان انتہا پسندوں پر قانونی کاروائی کرنے کا حکم جاری کردیا جس بنا پر مقامی پولیس حرکت میں آگئی اور پولیس نے یوسف بھائی کانٹے والا ضلع صدر تبلیغی جماعت شولاپور، حبیب مڈیلا ٹیلر اور غفور ٹیلر ساکن اکلکوٹ نامی تین لوگوں کے خلاف دفعہ 144 و 151 کے تحت معاملہ درج کر کے علاقہ میں بدامنی قائم کرنے کے جرم میں قانونی کاروائی کرتے ہوئے گرفتار کرلیا۔ ☆

آسٹریلیا میں مسلمانوں پر ظلم و ستم

گیارہ ستمبر کے واقعات کے بعد دنیا بھر میں عمومی طور پر اور امریکہ میں خاص طور پر جس طرح مسلمانوں کو استہزاء اور نفرت کا نشانہ بنایا گیا اب انڈونیشیا کے جزیرے بالی میں بم حملے کے بعد ایک دفعہ پھر مسلمان ایسی ہی مشکلات کا شکار ہیں۔ بالی میں آسٹریلوی شہریوں کی ہلاکت کے بعد آسٹریلیا کے مختلف شہروں میں جن میں سڈنی اور میلبورن شامل ہیں مسلمانوں کے خلاف نفرت کے جذبات میں اضافہ کی اطلاع مل رہی ہیں۔ سڈنی میں مسلمانوں کے ایک سکول پر حملہ کیا گیا ہے اور اس سے ملحق پیش امام کے گھر کو نشانہ بنایا گیا ہے۔ جبکہ میلبورن میں ایک مسجد میں آتشگیر بم پھینکا گیا جس سے قالینوں کو آگ لگ گئی۔ تاہم ان واقعات میں کسی کے زخمی ہونے کی کوئی اطلاع نہیں ہے۔ آسٹریلیا میں 5 لاکھ مسلمان رہتے ہیں اور بالی واقعہ کے بعد ان میں خوف و ہراس پایا جاتا ہے۔ مسلمان خواتین جو اپنے حجاب سے فوراً پہچانی جاتی ہیں بازاروں میں خریداری کرنے سے گریزاں نظر آتی ہیں جبکہ مسلمان مرد بالی حملوں پر زبان کشائی کرنے سے گھبراتے ہیں۔ سڈنی سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق آسٹریلوی باشندوں کی جانب سے حملوں کے نتیجہ میں شاہ عبدالعزیز کی کھڑکیوں کو نقصان پہنچا اور اگلے روز مسجد پر آتشگیر بم پھینکنے والوں نے دیواروں پر اسلام کے براہ میں دشنام طرازی بھی کی۔ آسٹریلیا کے وزیر اعظم نے اپنے ملک کے لوگوں سے کہا ہے کہ وہ صبر و تحمل کا مظاہرہ کریں اور معصوم لوگوں پر الزام نہ لگائیں۔ آسٹریلیا میں فیڈریشن آف اسلامک کونسل کے ترجمان کا کہنا ہے کہ سڈنی میں ہونے والا حملہ بلاشبہ مسلمانوں کے خلاف نفرت کی وجہ سے کیا گیا ہے۔ اور اس کا نسل سے کوئی تعلق نہیں۔ انہوں نے کہا کہ بالی کے واقعات کے بعد تمام مسلمانوں کو اس حملہ کا ذمہ دار قرار دیا جارہا ہے اور ان کے خلاف اشتعال میں اضافہ ہوا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مساجد اور مسلم سکولوں کے اردگرد سیکیورٹی انتظامات میں اضافہ کیا گیا ہے۔ میلبورن اور سڈنی میں پولیس کا کہنا ہے کہ ان حملوں کا واقعات سے کوئی تعلق نہیں تاہم اس کی تحقیق کی جائے گی ☆

(مرسلہ عقیل احمد سہارنپوری سرکل انچارج شولاپور مہاراشٹر)

اخبار بدر میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں اور بدر کی مالی اعانت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں...... ☆

وقف جدید کے سال 2002ء کا اختتام

اور افراد جماعت احمدیہ کی ذمہ داریاں

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ وقف جدید کا سال 2002ء ختم ہونے میں صرف ڈیڑھ ماہ کا مختصر عرصہ رہ گیا ہے ہر سال جماعت احمدیہ عالمگیر کی طرف سے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں وعدہ جات و وصولی کی پوزیشن ارسال کی جاتی ہے۔ لہذا جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے مخلصین سے درخواست ہے کہ جن کے ذمہ چندہ وقف جدید کا بقایا قابل وصول ہے براہ مہربانی اپنے وعدہ جات کا جائزہ لے کر فوری طور پر مقامی جماعت کے سیکرٹری مال و سیکرٹریان وقف جدید کو ادائیگی کر کے ممنون فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے اموال میں غیر معمولی برکت عطا کرے۔ اللھم آمین۔

(ناظم وقف جدید)

رمضان المبارک میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا

﴿درس القرآن﴾

قادیان 9 نومبر: امسال رمضان کے مبارک مہینہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے 1998ء کے رمضان المبارک کے درس کی ریکارڈنگ دکھائی جا رہی ہے یہ درس ہندوستانی وقت کے مطابق شام 4:30 بجے M.T.A سے نشر ہو رہا ہے۔ احباب حضور انور کے اس درس سے کماحقہٗ استفادہ کریں۔ (ادارہ)

طلباء کے لئے مفید معلومات

ایگریکلچر جرنلزم

Agriculture Journalism

نام ادارہ :: نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ایگریکلچر ایکسٹینشن مینجمنٹ حیدرباد

کورس :: ایگریکلچر جرنلزم اور ماس کمیونیکیشن میں پوسٹ گریجویٹ پروگرام

قابلیت :: ایگریکلچر و متعلقہ سائنس میں گریجویشن

درخواست :: درخواست کے لئے مبلغ 600 روپے کا ڈیمانڈ ڈرافٹ پرنسپل کوآرڈینیٹر (پی جی پی اے جی ایم سی) کے نام پر بھیجیں۔

آخری تاریخ :: 18 نومبر 2002

پتہ :: نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ایگریکلچر ایکسٹینشن مینجمنٹ راجندر نگر حیدرآباد آندھرا پردیش

ویب سائٹ :: www.manage.gov.in

انجینئرنگ

نام ادارہ :: انسٹی ٹیوٹ آف ایرناٹکل انجینئرنگ جمشید پور

کورس :: ایرکرانت مینٹیننس انجینئرنگ **عرصہ** :: تین سال

قابلیت :: بارہویں یا تین سال ڈپلومہ 50% نمبروں کے ساتھ

درخواست :: انسٹی ٹیوٹ آف ایرناٹک اینڈ انجینئرنگ کے نام پر 360 روپے کا D.D یا تین سو روپے کی نقد ادائیگی کر کے۔

پتہ :: I) انسٹی ٹیوٹ آف ایرناٹکس اینڈ انجینئرنگ شاہ پور روڈ پورولیہ تھانہ۔

II) این ایچ 12 جے پور روڈ بھوپال ایم پی

(مرسلہ قریشی انعام الحق صاحب قادیان)

تبصرہ کتاب

نام کتاب : کلام طاہر

مجموعہ کلام : سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

ایڈیشن : چہارم

ملنے کا پتہ : احمدیہ بک ڈپو بیت الاسلام مشن ہاؤس کینیڈا

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مجموعہ کلام "مئے عرفان"، "مئے جام" مفاہیم کا ایک بحرِ بیکراں بلند پایہ سخن، شعروں کا اسلوب نکتہ سنج فن پر گرفت پاکیزگی خیال ندرت و جدّت کا عظیم شاہکار جس میں حمد باری تعالے نعتِ رسول اور تبلیغی و تربیتی و روحانی مضامین کی نہایت شاندار نظمیں ہیں

اس مجموعہ کلام کا چوتھا ایڈیشن آرٹ پیپر پر نہایت دیدہ زیب دلکش اور خوبصورت شائع ہوا ہے جو احمدیہ بک ڈپو بیت الاسلام مشن ہاؤس کینیڈا سے مل سکتا ہے پتہ درج ذیل ہے:-

Ahmadiyya Muslim Book Depot CANADA

Phone : 905-303-4000 Ext. 222

Fax : 905-832-3220

www.booksonislam.org

گیمبیا میں احمدی ڈاکٹروں کی ضرورت

مجلس نصرت جہاں سکیم کے تحت بیرونی ممالک بالخصوص افریقہ میں احمدی مرد ڈاکٹرز اور لیڈی ڈاکٹرز گائینا کالوجسٹ کی ضرورت ہے لہذا احمدی ڈاکٹرز صاحبان جو کہ کم از کم M.B.B.S یا B.D.S کی ڈگری رکھتے ہوں وہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث" کی سکیم مجلس نصرت جہاں کے تحت خود کو خدمت خلق کے جذبہ کے تحت پیش کریں۔ اپنی درخواستیں صوبائی امراء کرام کے توسط سے نظارت علیاء کو بھجوائیں۔

(ناظر اعلیٰ قادیان)

PRIME AUTO PARTS

House of Genuine Spares

Ambassador & Maruti

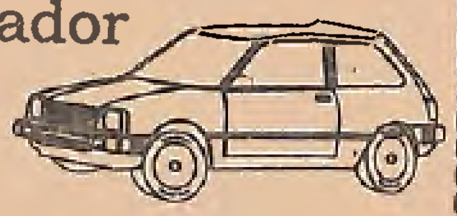

P, 48 PRINCEP STREET

CALCULTTA - 700072 ●2370509

تبلیغ دین ونشر ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of all kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta-700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No. : 9610-606266

شریف جیولرز

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران - حاجی شریف احمد

اقصیٰ روڈ ربوہ - پاکستان

فون دوکان 0092-4524-212515

رہائش 0092-4524-212300

دعاؤں کے طالب

محمود احمد بانی

منصور احمد بانی | اسد محمود بانی

کلکتہ

BANI®

موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder:

Late Mian Muhammad Yusuf Bani

(1908 - 1968)

AUTOMOTIVE RUBBER CO.

BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS

5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072

: SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236- 2096, 236 -4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO-RN61/57

Editor:
Muneer Ahmad Khadim
Tel Fax (0091) 01872-20757
Tel Fax (0091) 01872-21702
Tel (0091) 01872-20814

The Weekly BADR Qadian

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab (INDIA)

Vol:51 Wednesday 13 November 2002 Issue No.46

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 £ or 40 U.S $
: 60 Mark Germany
By Sea : 10 £ Or 20 U.S $

مسلمانوں کا ایک مصلح فرقہ احمدیہ یورپ کو پر امن اسلام کی تعلیم دیتا ہے

جرمنی کے اخبار من ہائیم مورگن کی رپورٹ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ جرمنی منعقدہ 23 تا 25 اگست 02ء کے موقع پر بہت سے اخبارات کے نمائندگان رپورٹنگ کیلئے جلسہ گاہ آئے۔ جنہوں نے انتظامیہ سے معلومات حاصل کیں، عہدیداران سے انٹرویوز کئے اور جلسہ کے انتظامات کو اپنی آنکھوں سے دیکھا اور غیر معمولی طور پر متاثر ہو کر واپس لوٹے اور اپنے اپنے اخبارات میں تفصیلی رپورٹیں شائع کیں۔ الحمد للہ ان میں سے چند ایک تراشوں کا اردو ترجمہ ہدیۂ قارئین ہے:

اخبار من ہائیم مورگن نے اپنے 24 اگست کے شمارے میں آرٹیکل شائع کیا جس کی سرخی تھی:

”شر پسندوں کیلئے کوئی لچک نہیں“

”احمدیہ مسلم جماعت کا ”میول فیلڈ“ میں جلسہ سالانہ اخبار نے مکرم ہدایت اللہ ہبش صاحب کا تعارف کرواتے ہوئے لکھا کہ ایک سوال کے جواب میں جو 11 ستمبر 2001ء کے واقعہ سے ساری دنیا کو جھٹکا لگا تھا جو گزر گیا ہے۔ لہذا ہمیں ٹھنڈے دل سے اس سوال پر غور کرنا چاہئے۔ اس کی وجوہات پر غور کرنا چاہئے۔ ہدایت اللہ صاحب جو جماعت احمدیہ جرمنی کے پریس سیکرٹری ہیں ان کو ان گنت سوالات موصول ہوتے ہیں جن کا وہ جواب دیتے ہیں۔ انہوں نے کتاب ”اللہ کے نام پر جنونی جنگجو“ بھی لکھی ہے۔ آپ نے بتایا کہ ملاؤں نے اسلام کو بہت سے بنیادی اصولوں سے انحراف کر لیا ہے۔ قرآن سے دہشت پسندی کہیں ثابت نہیں۔ پاکستان میں احمدیوں پر ظلم کئے گئے ان کو قتل کیا گیا۔ مسجدیں گرائی گئیں اس بات کے مدنظر ہبش صاحب کی خواہش ہے کہ جرمنی میں دہشت پسندی کے خلاف کاروائی کرنی چاہئے جیسے کہ 11 ستمبر کے بعد بعض گروپوں پر پابندی لگائی گئی ہے۔

جرمنی میں جماعت احمدیہ پر امن رہتے ہوئے عبادت کی خاطر مساجد تعمیر کر رہی ہے۔

سٹٹگارٹر اخبار Stuttgarter Zeitung نے جلسہ سالانہ جرمنی کے بارہ میں خبر کی سرخی کچھ اس طرح لگائی۔

”مسلمانوں کی ایک جماعت پر امن اسلام کا پرچار کرتی ہے“ ”مسلمانوں کا ایک مصلح فرقہ احمدیہ“ یورپ کو پر امن اسلام کی تعلیم دینا چاہتا ہے۔ ایک مسلمان وہ ہے جو خود بھی امن میں رہے اور دوسروں کو بھی امن دے۔

دس ہزار سے زائد مسلم یہاں مئی مارکیٹ میں جمع ہوئے تھے۔ جرمنی میں مسلمانوں کی سب سے بڑی جماعت جو مذہب کی خاطر جنگ پر یقین نہیں رکھتی کے 50,000 ممبر جرمنی میں رہتے ہیں۔

اس جلسہ میں شمولیت کی خاطر یہ مسلمان 40 ملکوں سے یہاں آئے ہوئے ہیں اور کئی سال سے متواتر یہاں من ہائیم میں جمع ہوتے ہیں۔ دنیا بھر میں جماعت کے اپنے بیان کے مطابق 200 ملین ممبر ہیں جن میں اکثریت انڈیا میں اور امریکہ میں رہتی ہے یورپ بھر میں اس کی سب سے زیادہ تعداد جرمنی میں ہے جن کی اکثریت پاکستان سے ہجرت کر کے آئی ہے وہاں ان پر ظلم کیا گیا تھا لہذا انہوں نے یہاں پناہ لے لی۔

جماعت احمدیہ نے امن کے پیغام کو سیرالیون میں کافی عرصہ پہلے پہنچایا اور لوگوں نے اسکو قبول کیا

جماعت احمدیہ سیرا لیون میں مزید مبلغین بھیجے تا کہ وہ ہمارے لوگوں کو امن اور صلح کا صحیح مفہوم سمجھنے میں مدد دیں

امریکہ میں متعین سیرا لیون کے سفیر کے جماعت احمدیہ کے متعلق تاثرات

جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کے 53 ویں جلسہ سالانہ منعقدہ 30، 29، 28 جون 2002ء کے دوسرے دن کے اجلاس میں امریکہ میں متعین سیرالیون کے سفیر نے درج ذیل خیالات کا اظہار فرمایا” آپ نے امسال جلسہ سالانہ کیلئے مرکزی موضوع ”اسلام پر امن مذہب ہے“ چنا ہے۔ یہ موضوع نہ صرف احمدی مسلمانوں کیلئے بلکہ تمام دنیا کے لوگوں کو معلوم کرانے کے لئے بھی بہت ضروری ہے کہ واقعۃً اسلام پر امن مذہب ہے“۔

انہوں نے مزید کہا کہ اگرچہ مذہبا میں مسلمان نہیں لیکن اسلامی لٹریچر میں نے مطالعہ کیا ہے۔ میں اس کانفرنس میں بھی ایک عام آدمی کی طرح شامل ہوں۔ میرے دل میں اسلام کی بہت عزت ہے اور میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ اسلام ایک مقدس مذہب ہے اور امن کی تعلیم دیتا ہے۔

آپ نے فرمایا کہ جیسا کہ جماعت احمدیہ کے سربراہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے ایک موقعہ پر فرمایا کہ میں نے ریویو آف ریلیجنز کے فروری 1997ء کے شمارہ سے حوالہ لیا ہے جس میں ان سے جرمنی میں ایک سوال کیا گیا تھا کہ آپ کی Inner Peace سے کیا مراد ہے؟ اس کے جواب میں حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے فرمایا تھا کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ بھی امن کا تعلق ہو نیز اپنے آپ سے اور تمام بنی نوع انسان سے امن، پیار اور محبت کا تعلق ہو۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ”جماعت احمدیہ کے مبلغین نے اس پیغام کو پورے ملک کے لوگوں کو کافی عرصہ پہلے پہنچایا اور لوگوں نے اس کو قبول کیا اور اپنی زندگیوں کو اسکے مطابق ڈھالا ...... یہ وہ نقطہ تھا جس نے ہمارے قومی نظریات کو تقویت دی۔ اگر یہ کام احمدی مبلغین نے نہ کیا ہوتا تو غالباً اس طوفان کو جو ہمارے دشمنوں نے اٹھایا تھا شاید ہم برداشت کرنے کی طاقت نہ رکھتے ...... انہوں نے اس حوالہ سے مزید کہا کہ جماعت احمدیہ سیرالیون میں مزید مبلغین بھیجے تا کہ وہ ہمارے لوگوں کو امن اور صلح و آشتی کا صحیح مفہوم سمجھنے کی صلاحیت میں مدد کریں۔“

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل لندن 11 اکتوبر 2002ء)

جلسہ سالانہ قادیان سے واپسی کیلئے ریلوے ریزرویشن

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان 26,27,28 دسمبر 2002ء کو منعقد ہو رہا ہے۔ جو احباب جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کا ارادہ رکھتے ہیں انکی سہولت کیلئے نظامت ریزرویشن کی طرف سے حسب سابق امسال بھی واپسی ریزرویشن کا انتظام کیا گیا ہے جو احباب اس سہولت سے استفادہ کرنا چاہتے ہوں وہ اپنی درخواستیں مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ دفتر جلسہ سالانہ میں 30 نومبر 2002ء تک ارسال کر دیں اور ساتھ ہی مکرم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام مع تفصیل رقم بھجوا دیں۔ یاد رہے کہ اس وقت ریلوے ریزرویشن ساٹھ دن پہلے کرانے کی سہولت موجود ہے۔

From Station ____________ to ____________ date ____________

Class ____________ Seat/Berth ____________

Train No ____________ Name ____________

M/F ____________ Age ____________

اللہ تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر ہو اور یہ مبارک سفر ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب ہو۔ آمین۔

نوٹ: اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر جگہ بذریعہ کمپیوٹر واپسی ریزرویشن کی سہولت موجود ہے احباب اس سے بھی استفادہ کر سکتے ہیں۔ (افسر جلسہ سالانہ قادیان)